صحیح اسلامی عقیدہ

یعنی عقیدہ اہل سنت والجماعت
اور اس کے منافی امور

خطبات

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ

جمع وترتیب

اسرار احمد شیخ بن عبدالرحیم شیخ

تقریظ

مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری مدظلہ

نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

تقریظ

ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی مدظلہ

شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

صحیح اسلامی عقیدہ

یعنی

عقیدہ اہل سنت والجماعت

اور

اس کے منافی امور

-: خطاب :-

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ

جمع وترتیب

اسرار احمد شیخ بن عبدالرحیم شیخ

تقریظ : ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی مدظلہ

استاذ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

تقریظ : مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری صاحب (مدظلہ)

نائب رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

کتاب کا نام .... صحیح اسلامی عقیدہ یعنی عقیدہ
اہلسنت والجماعت اور اس کے منافی امور

قیمت ....

مرتب ....اسرار احمد شیخ بن عبدالرحیم شیخ

سن طباعت ....1999ء بمطابق ۱۴۲۰ھ

کمپوزنگ ....نقاش گرافکس 2635870

پہلا ایڈیشن تعداد ....=۲۰۰۰

جن حضرات نے ہمارے ساتھ اس کتاب کے چھپوانے میں تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کو تاقیامت صدقہ جاریہ بنائے (آمین)

-: ملنے کا پتہ :-

مدرسہ رشیدیہ لال مسجد فردوس کالونی گلبہار کراچی

فون نمبر :

انتساب

پوری اُمت مسلمہ کے اُن تمام اکابر کے نام جنھوں نے ہر دور اور زمانے میں نامساعد حالات کے باوجود دین کو تمام خرافات سے پاک و محفوظ ہم تک پہنچایا۔ جس کی تائید رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے ہوتی ہے کہ :

"ہر جماعت کے ثقہ لوگ اس علم کے وارث ہوتے رہیں گے جو غلو کرنے والوں کی تحریف اہل باطل کے انتساب اور جاہلوں کی تاویل سے اس علم کو پاک رکھیں گے"۔

بالخصوص علماء دیوبند جنھوں نے کفر و شرک اور بدعات کی ظلمت و اندھیری یلغاروں سے لوگوں کو اپنے علم، عمل اور روحانیت سے بچایا اور اپنا مقدس خون دے کر لوگوں تک صحیح عقائدِ اہل سنت والجماعت پہنچائے۔

(اسرار احمد شیخ)

دس باتیں

۱: توحید مسلمانوں کے لیے ایمان کی جڑ ہے
۲: اِتباعِ رسول ﷺ میں مسلمانوں کی کامیابی ہے
۳: شریعت پر عمل کرنا مسلمانوں کے لیے امن ہے
۴: جہالت پر چلنا انسان کے لیے بربادی ہے
۵: اِتفاق سے رہنا مسلمانوں کی خاص شان ہے
۶: تقوی سے انسان معرفت تک پہنچ سکتا ہے
۷: نفسانی خواہش آدمی کو تباہ کر دیتی ہے
۸: توبہ کر لینا آدم علیہ السلام کی سنت ہے
۹: ضد پر اڑے رہنا ابلیس کا عمل ہے
۱۰: منزل تک وہی پہنچتا ہے جسکو حق کی تلاش ہے

(حقانی)

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

فہرست مضامین | صفحہ نمبر

فہرست مضامین | صفحہ نمبر

فہرست مضامین | صفحہ نمبر

ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی مدّظلہٗ

اُستاذُ الحَدیْث جَامعَة العُلُوم الِاسْلامیَہ

علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی نمبر ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

سماحة الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمتہ اللہ علیہ مملکت سعودی عرب کے بہت بڑے عالم تھے۔ وہاں کے سرکاری دارالافتاء کے اور ھیئة کبار علماء کے رئیس تھے۔ شیخ مرحوم شرک وبدعات کے سخت مخالف تھے۔

چنانچہ شرک وبدعات کے مختلف پہلو کی تردید پر ان کے کافی رسالے طبع ہو چکے ہیں۔ اور کئی اصلاحی کیسٹوں کے ذریعے مرحوم نے خطاب بھی فرمایا: زیر نظر رسالہ بھی حضرت شیخ کی کیسٹ صحیح اسلامی عقیدہ اور اس کے منافی امور اور دیگر رسالوں سے محترم جناب اسرار احمد شیخ صاحب نے مرتب فرمایا ہے۔

بندہ نے اگرچہ مرتب شدہ کتابچہ کو پورا نہیں پڑھا ہے لیکن جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے اُستاذ اور نائب رئیس دارالافتاء مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری صاحب دامت برکاتہم نے پورا پڑھا ہے۔ اور اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اور اپنی تفصیلی تقریظ بھی لکھی ہے۔ لہٰذا بندہ بھی اس کو صحیح سمجھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کوشش کو اُمت مسلمہ کیلئے مفید اور نافع بنادے اور مولف کو دنیا و آخرت میں اس کا بہترین بدلہ عنایت فرمائے۔

آمین

ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی

اُستاذ حدیث جامعۃ العلوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی ۵

۱۴۲۰/۶/۷ھ

حضرت مولانامفتی عبدالمجید دین پوری صاحب(مدظلہٗ)
نائب رئیس دارالافتاء جَامعَة العُلُوم الِاسْلَامیَہ
علامہ بنوری ٹاؤن۔ کراچی نمبر ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حامدا ومصلیا ومسلما:

دین اسلام بلکہ انسانی زندگی میں عقیدہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ عقیدہ اعمال کیلئے روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اگر عقیدہ درست ہو تو عمل بھی جاندار اور باعث اجر وثواب ہوگا۔ وگرنہ اعمال کی حقیقت کچھ نہیں، اسی لئے اہل سنت والجماعت نے ہمیشہ عقائد کی درستگی اور تبلیغ کوبنیادی اہمیت دی ہے۔

عقیدہ کی اسی تبلیغی اہمیت کے پیش نظر مؤلف محترم اسرار احمد شیخ صاحب نے سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کی عقیدہ اہل سنت والجماعت کے موضوع پر ایک خطاب کے اُردو ترجمہ اور دیگر اکابر امت کی کتب سے کتابی صورت مرتب کرنے کی سعادت حاصل کر کے بہترین دینی خدمت انجام دی ہے۔

بندہ نے ازاول تا آخر کتاب کو پڑھا ہے۔ اوراس کو توحیدباری، اسماء وصفات ذات اقدس، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، روز جزااور اچھی اور بری تقدیر من جانب اللہ کے متعلق ایمان لانے کے لازم ہونے کو اہل سنت والجماعت (کثراللہ سوادھم) کے عقائد کے مطابق اوراُسی پر مشتمل پایا:

مؤلف نے مضامین کو بہت خوش اسلوبی سے مرتب اوراس پر عنوان قائم کر کے کتاب کو مفید اور نفع بخش بنادیا ہے۔ عقائد کی درستگی کیلئے انشاء اللہ کتاب کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ موصوف کی سعی جمیل کو قبولیت سے نوازے اوراس محنت کو امت مسلمہ کیلئے مفید اور موصوف کیلئے توشہ آخرۃ بنائے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب:



محمد عبدالمجید دین پوری
۲۹/۵/۲۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للّٰہ رب العلمین،والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین ،وعلی الہ واصحبہ الاتقیاء اجمعین ،امابعد!

علوم اسلامیہ ،شرعیہ میں جو مرتبہ ومقام علم العقائد کو حاصل ہے۔اس کی اہمیت سے کوئی باشعور انسان انکار نہیں کر سکتا، عقیدہ ہی اسلام کا وہ بنیادی واساسی رکن ہے جس کے بغیر دین اسلام کی خوبصورت اور مستحکم عمارت کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا، یہی وہ اساس ہے، جس پر انسانی نجات کا دار ومدار ہے، عقائد کی صحت اور درستگی کے بغیر اعمال کی کوئی حیثیت نہیں، چاہے وہ عمل کتنا ہی عظیم کیوں نہ ہواور اسے کتنے ہی خشوع اور خضوع سے کیوں نہ اداء کیا گیا ہو، عقائد کا مقام اور عظیم الشان مرتبہ جاننے کیلئے اتنی بات کافی ہے، کہ کسی بھی مذہب کے ماننے والے سب سے پہلے عقائد ہی کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، عقائد کے موضوع پر اس سے قبل بھی ان گنت کتابیں اور رسائل لکھے گئے ہیں، جن سے مسلمانان عالم استفادہ کرتے رہتے ہیں، پیش نظر ایک مختصر اور جامع رسالہ صحیح اسلامی عقیدہ یعنی عقیدہ اہل سنت والجماعت اور اسکے منافی امور کے نام سے ہمارے محترم رفیق جناب اسرار احمد شیخ صاحب نے کافی محنت وکاوش کر کے مرتب فرمایا ہے، جس کے مطالعہ کی سعادت احقر کو از اول تا آخر حاصل ہوئی ہے، رسالہ عام فہم ہے ،اور قرآن وحدیث کی روشنی میں تالیف کیا گیا ہے۔

تمام مسلمانوں سے گذارش ہے، کہ اس رسالہ کا مطالعہ ضرور فرمائیں،اور اپنے عقائد کی اصلاح فرما کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد عربی سید الاولین والآخرین ﷺ کی

خوشنودی حاصل کریں، میری دعا ہے کہ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو اس قیمتی سرمایہ سے استفادہ کی توفیق عطاء فرمائے،

اور مؤلف کی اس سعی وخدمت کو قبول فرمائیے :

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ان کو اور ہم کو اور سارے مسلمان بھائیوں کو ہدایت یافتہ لوگوں میں اور آگہی وبصیرت کے ساتھ دینی دعوت دینے والوں میں شامل فرمائے، اور دنیا وآخرت میں اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائیے، بیشک وہ بہت زیادہ عطا کرنے والا اور بہت زیادہ قریب ہے۔ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ (آمین)

محمد غفرلہ
۱ر رجب ۱۴۲۰ھ

مدیر وخطیب : جامع مسجد ومدرسہ بطحاء ٹرسٹ
بلاک جے شمالی ناظم آباد ومدرس مدرسہ تعلیم الاسلام شاخ
جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان
فون : ۶۶۷۱۷۴۲

مولانا عبدالصمد صاحب مدّ ظلہٗ

مہتمم مدرسہ رشیدیہ وجامع مسجد لال فردوس کالونی کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لأهله والصلاة لأهلها امابعد!

اللہ پاک نے تمام اعمال صالحہ کے قبولیت کیلئے ایمان یعنی عقیدہ صحیحہ کو جو قرآن وحدیث کے موافق ہو شرط قرار دیا ہے جس طرح شرط کے بغیر مشروط نہیں پایا جاتا اس طرح ایمان کے بغیر انسان کے سب اعمال صالحہ اکارت وبیکار ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

"نیک عمل جو کوئی بھی کرے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحبِ ایمان ہو تو ہم اُسے ضرور ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم انہیں ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ضرور اجر دیں گے"

گویا ایمان کے بغیر اعمال صالحہ پر عند اللہ کوئی اجر نہیں ایمان ہی تمام اطاعات کی اصل اور بنیاد ہے الحمد للہ مؤلف محترم اسرار احمد شیخ صاحب نے عقائد صحیحہ کو جو کہ شرط اور بنیاد ہے، بڑی محنت وشوق سے اکابر امت کی کتب سے یکجا کیا ہے تاکہ مسلمانوں کو صحیح عقائد اہل سنت معلوم ہوں اور اپنے عقائد کی درستگی کر سکیں۔

موصوف نے تمام عقائد صحیحہ معہ اس کے امور منافیہ کو نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ تحریر کیا ہے، جس سے عوام وخواص باآسانی مستفید ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو ذریعہ نجات آخرت بنائے اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا عبدالصمد صاحب دامت برکاتہم

مہتمم مدرسہ رشیدیہ لال مسجد فردوس کالونی
مدرس جامعہ امام ابو حنیفہ مکہ مسجد محمد علی سوسائٹی کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لاَّ نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

امابعد :۔اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ سارے جہان کے لیے رحمت تمام عمل کرنے والوں کے لیے نمونہ واسوۃ حسنہ اور سارے بندوں کے لیے حجت و دلیل ثابت ہوں۔

آپکے اور اس کتابِ حکمت کے ذریعے جو آپؐ پر نازل ہوئی ہر اس چیز کو واضح فرما دیا جس میں بندوں کی بھلائی اور انکے دینی و دنیاوی امور کی درستگی مقصود تھی تاکہ ان کے عقائد صحیح ہوں اور وہ اعلیٰ اخلاق سے متصف ہوں اور بلند کردار سے بہرہ ور ہوں چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو ایک ایسی چمکتی شریعت پر چھوڑا ہے جسکی رات بھی ایسی ہی روشن ہے جیسے اسکا دِن۔ نہ پھرے گا اِس سے مگر ہلاک ہونے والا۔

اس راستے پر وہ لوگ چلے جنھوں نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی تابعداری اختیار کی اور وہ اُمت کے بہترین لوگ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام ہیں اور وہ لوگ ہیں جنھوں نے احسان و اخلاص کے ساتھ انکی اِتباع کی چنانچہ انھوں نے شریعت اسلامیہ کو قائم کیا اور سنت محمدیہ پر عمل پیرا ہوئے اور اپنے عقائد اور عبادات اور اخلاق و آداب کو اسی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی اور اس پر مضبوطی سے جمے رہے۔

چنانچہ وہ اس طور و طریقہ سے اس جماعت کے مصداق ہوئے جس کے متعلق ارشادِ نبوی ہے کہ :

”میری امت میں برابر ایک گروہ حق پر قائم رہے گا جس کو اللہ کی تائید حاصل ہوگی لوگ انکا ساتھ چھوڑ کر ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے تا آنکہ اللہ کا حکم (یعنی قیامت) آن پہنچے اور وہ اس پر

قائم ہو گئے ،،

اور ہم لوگ بحمد اللہ ان ہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور کتاب و سنت کے مطابق حیات و حالات سے فیضیاب و ہدایت یاب ہو رہے ہیں۔ ہم یہ تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہہ رہے ہیں کہ ہر مسلمان کو اسی طرح ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ دنیا کی زندگی خواب سے زیادہ نہیں نہ معلوم کب اس عالم سے ایک دم جانا ہو جائے۔

اور ہم بارگاہِ الٰہی میں دست بہ دُعا ہیں کہ وہ ہم کو اور سارے مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں قول ثابت پر ثابت قدمی اور استقامت نصیب کرے اور ہمارے لیے اپنی رحمت و نعمت کا دروازہ کھول دے۔ بلاشبہ وہ بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

اس موضوع کی اہمیت اور لوگوں کے اس سلسلہ میں مختلف افکار و نظریات کے پیشِ نظر جی چاہا کہ اہلِ سنت والجماعت کے عقیدے کو مختصراً اور اِجمالی طور پر پیش کیا جائے اِس لیے یہ کتابچہ میں نے جناب فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ؒ کی کیسٹ صحیح اِسلامی عقیدہ اور اسکے منافی امور اور دیگر اکابرامت کی کتابوں سے جمع و ترتیب دیا ہے (اس کیسٹ کو تحریری شکل دینے میں میرے دوست عزیز الرحمٰن سیفی متعلم جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں علم و عمل میں برکت عطا فرمائے) تاکہ اسکو پڑھنے کے بعد آپ سنی اور بدعتی، موحد اور مشرک میں فرق باآسانی کر سکیں اور اپنے عقیدے کو اہلِ سنت والجماعت کے طریقے پر ہنا سکیں۔

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی •
تو اگر میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن

• آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اسکو اپنی مرضیات کے مطابق کرے اور اپنے بندوں کے لیے اور میرے مرحوم والدین کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنائے۔

(آمین)

احقر اسرار احمد شیخ ابن عبدالرحیم شیخ


بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لاَّ نَبِیَّ

بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

صحیح عقیدہ دین اسلام میں بنیاد ہے ملت اسلامی کی اساس اسی پر قائم ہے اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ آج میری تقریر اس موضوع پر ہو۔ یہ بات کتاب وسنت سے واضح اور ثابت شدہ ہے کہ انسان کے تمام اقوال وافعال اسی وقت صحیح اور بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہونگے جب کہ اسکا عقیدہ صحیح اور درست ہو اگر کسی شخص کا عقیدہ صحیح نہیں ہے تو اسکے سارے افعال واعمال بے کار ہیں اور عنداللہ انکا کوئی اعتبار نہیں جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (مائدۃ: ۵)

"اور جس کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا تو اسکا سارا کارنامہء زندگی ضائع ہو جائیگا اور آخرت میں وہ دیوالیہ ہو گا۔

"وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ج لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (زمر: ۶۵)

"(اے نبی) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جاچکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم یقیناً خسارے میں رہو گے"

اس مفہوم کی آیتیں بہت زیادہ ہیں اللہ پاک کی کتابِ مبین اور رسولِ امین ﷺ کی سنت میں جو صحیح عقیدہ پیش کیا گیا ہے وہ اجمالی طور پر یہ ہے، اللہ تعالیٰ پر

ایمان، اسکے فرشتوں اسکی کتابوں اسکے رسولوں اور روزِ آخرت پر ایمان اور اس بات پر ایمان کہ اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ چھ چیزیں صحیح عقیدے کی بنیاد ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابِ مبین میں بیان فرمایا ہے۔ اور انھی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔ نیز وہ تمام غیبی امور جنکے متعلق اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول نے خبر دی ہے اور جن پر ایمان لانا ضروری ہے سب انہی سے نکلتے ہیں۔ ان بنیادوں کے دلائل کتاب و سنت میں بہت ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج

(سورة بقره ١٧٧)

"نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخرت کو اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اسکے پیغمبروں کو دل سے مانے"

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف

(سورة بقره : ٢٨٤)

"رسول اس ہدایت پر ایمان لایا جو اسکے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی اور جو لوگ اس رسول کو ماننے والے ہیں انھوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے یہ سب اللہ اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسول کو مانتے ہیں اور انکا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں سمجھتے"

آگے مزید ارشاد فرمایا ہے کہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا (نساء ۱۳۶)

"اے ایمان والوں ، ایمان لاؤ اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور اسکی کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو وہ اس سے پہلے نازل کر چکا ہے جس نے اللہ اور اُسکے ملا ئکہ اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روز آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا"

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ (حج ۷۰)

"کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے سب کچھ ایک کتاب میں درج ہے اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں"

ان اصولوں پر دلالت کرنے والی صحیح حدیثیں بھی کثرت سے وارد ہوئی ہیں مثلاً وہ مشہور حدیث جسکو امام مسلمؒ نے امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ سے اپنی جامع صحیح میں روایت کی ہے کہ " حضرت جبرئیلؑ نے رسول اللہ ﷺ سے ایمان کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر (جیسے وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے) اسکے فرشتوں پر اسکی کتابوں پر اسکے رسولوں پر اور یوم آخرت پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے،، اس حدیث کو شیخین حضرت امام بخاری و مسلمؒ نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے بھی روایت کیا ہے۔ ایک مسلمان پر اللہ تعالیٰ کے حق میں اور آخرت

کے متعلق جن امور کا اعتقاد (یقین) رکھنا واجب ہے اور اسکے علاوہ غیب سے متعلق جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے وہ سب انہی سے نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس بات پر ایمان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق اور عبادت کا مستحق نہیں ہے اسلئے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہمارا محسن ہم کو رزق عطا کرنے والا اور ہمارے ظاہر و باطن سے واقف ہے اپنے فرمانبر داروں کو جزائے خیر اور نافرمانوں کو سزا دینے پر قادر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ط

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا (مریم ٦٥)

"وہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور اُن سب کا جو ان دونوں
کے درمیان ہے سو تو اسی کی عبادت کیا کر اور اس کی عبادت پر
قائم رہ بھلا کیا تو کسی کو اس کا ہم صفت جانتا ہے؟ (مریم: ٦٥)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (البقرة : ٢٥٥)

"اللہ (وہ ہے) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا ہے اِسے نہ اُونگھ آسکتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے کون ایسا ہے جو اسکے سامنے بغیر اسکی اجازت کے سفارش کر سکے جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ انکے پیچھے ہے وہ سب کو جانتا ہے اور وہ (مخلوقات) اسکی معلومات میں سے کسی چیز کو بھی گھیر نہیں سکتی سوائے اسکے جتنا وہ خود چاہے اسکی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو سماء رکھا ہے اور اس پر ان کی نگرانی ذرا بھی گراں نہیں وہ عالیشان عظیم الشان ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَااِلٰهَ اِلاَّ هُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط یُسَبِّحُ لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (حشر ۲۲،۲۳،۲۴)

" اللہ وہی تو ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اللہ وہی تو ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے پاک ہے سلامتی والا ہے امن دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا ہے زبردست ہے خرابی کا درست کرنے والا ہے بڑا عظمت والا ہے وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک ہے وہی اللہ تو پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے صورت بنانے والا ہے اسکے اچھے نام ہیں اسی کی تسبیح کرتی ہیں جو چیزیں بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے"

آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کے لئے ہے۔

یَخْلُقُ مَایَشَآءُ ط یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ لا اَوْیُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَّیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ط اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ (شوری ۴۹،۵۰)

" وہ جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے جسکو چاہتا ہے (اولاد) مادہ (لڑکی) عنایت کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے (اولاد) نرینہ (لڑکا) عنایت کرتا ہے یا ان کو نر و مادہ (کی صورت میں یعنی لڑکا لڑکی) جمع کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے بیشک وہ بڑا علم والا ہے بڑا قدرت والا ہے"

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اس ذات پاک کیلئے یہ اوصاف ہیں۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ لَهُ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ۔ اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (شوریٰ: ۱۱-۱۲)

کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں ہے اور وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کے خزانے اس کے پاس ہیں۔ وہ جس کو چاہتا ہے کشادگی کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اس کی روزی تنگ کرتا ہے۔ بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَافِي الْاَرْحَامِ وَمَاتَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَاتَكْسِبُ غَدًاوَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔ (لقمان : ۳۴)

بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ (ماں) کے رحم میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مریگا بیشک اللہ ہی علم والا ہے۔ خبر رکھنے والا ہے

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے، جب چاہے جیسے چاہے کلام فرماتا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (النساء: ۱۶۴)

اور اللہ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے (خاص طور) پر کلام فرمایا۔

وَلَمَّا جَاءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَہٗ رَبُّہٗ (اعراف : ۱۴۳)

اور جب موسیٰ ہمارے وقت (مقرر) پر آگئے اور ان سے ان کا پروردگار ہم کلام ہوا۔

وَنَادَیْنَاہُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَقَرَّبْنَاہُ نَجِیًّا (مریم: ۵۲)

اور ہم نے انہیں طور کے داہنی جانب سے آواز دی اور ہم نے ان کو مقرب بنایا راز کی گفتگو کے لئے

وَمَاکَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّاوَحْیًااَوْ مِنْ وَّرَآیِٔ حِجَاب (الشوریٰ : ۵۱)

کسی بشر کی یہ طاقت نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی (اشارے) کے طور پر یا پردے کے پیچھے سے

اور ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ذات ایسی ہے کہ۔

لَوْکَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ لِکَلِمٰتُ رَبِّیْ (کھف: ۱۰۹)

اگر سمندر سارے کے سارے روشنائی ہو جائیں میرے پروردگار کی باتیں لکھنے کیلئے تو سمندر ختم ہو جائے گا۔ اور میرے پرودگار کی باتیں ختم نہ ہو سکیں گی۔

مزید ارشاد ہے :

وَلَوْ اَنَّ مَا فِیْ الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ لِکَلِمٰتُ اللّٰہِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (لقمان : ۲۷)

اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر یہ سب قلم بن جائیں اور اس

سمندر کے علاوہ سات سمندر اور ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات (کی حکایات) ختم نہ ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔

اور فرمایا کہ:

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۔(أنعام: ١٨)

اور وہ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے اور وہ صاحب حکمت ہے بڑا باخبر ہے۔

اسی عبادت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جن اور انسانوں کو پیدا کیا ہے اور ان کو اسی کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِ نْسَ اِلاَّ لِيَعْبُدُوْنِ ۵٦ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآاُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۵۷ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۵۸ (ذريٰت ٥٦،٥٧،٥٨،)

"میں نے جن اور انسانوں کو اسکے سوا کسی کام کے لئے پیدا نہیں فرمایا ہے کہ وہ میری بندگی کریں میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں اللہ تعالیٰ تو خود ہی رزاق ہے بڑی قوت والا زبردست ہے"

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلاَّ عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّ هَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (هود ٦)

"اور کوئی جاندار زمین پر ایسا نہیں مگر اللہ کے ذمہ اس کا رزق ہے اور وہ ہر ایک کے زیادہ رہنے کی جگہ اور کم رہنے کی جگہ کو جانتا ہے ہر چیز کتاب میں درج ہے"

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلاَ تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادً اوَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (بقرہ ۲۱،۲۲)

" اے لوگوں بندگی اختیار کرو اپنے اس رب کی جو تمہارا اور تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان سب کا خالق ہے تمہارے بچنے کی توقع اسی صورت سے ہو سکتی ہے وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھایا ہے آسمان کی چھت بنائی اوپر سے پانی برسایا اور اسکے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار نکال کر تمہارے لئے رزق بہم پہنچایا پس تم یہ جانتے ہو تو دوسروں کو اللہ کا مدِ مقابل نہ ٹھراؤ"

مزید اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ :

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا اِلاَّ هُوَ ۗ وَيَعْلَمُ مَافِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلاَّ يَعلَمُهَا وَلاَ حَبَّةٍ فِى ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلاَ رَطْبٍ وَّلاَ يَابِسٍ اِلاَّ فِى كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (انعام: ۵۹)

"اور اسکے پاس غیب کے خزانے ہیں انھیں بجز اسکے کوئی نہیں جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے اور نہ کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز مگر (یہ سب) روشن کتاب میں (موجود) ہیں"

اسی حق کی تعلیم و تبلیغ اور اسکی منافی چیزوں سے ڈرانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلاً اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ (نحل ۳۶)

" ہر اُمت میں رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعہ سے سب کو

خبردار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور طاغوت (یعنی غیر اللہ) کی بندگی سے بچو" (النحل : ۳۶)

اور سورۃ انبیاء میں فرمایا کہ :

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلاَّ نُوْحِيْ اِلَيْهِ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (انبیاء ۲۵)

"ہم نے تم سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اسکو یہی وحی بھیجی ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو"

سورۃ ھود میں فرمایا :

كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ اَلاَّ تَعْبُدُوْٓا اِلاَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ (ھود ۱، ۲)

"یہ ایسی کتاب ہے جسکی آیتیں پختہ اور مفصل ہیں اور باخبر ہستی کی طرف سے ہیں کہ تم بندگی نہ کرو مگر صرف اللہ کی میں اسکی طرف سے تم کو خبردار کرنے والا بھی ہوں اور بشارت دینے والا بھی۔

اس عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ تمام مراسم عبدیت جنکے ذریعہ لوگ عبادت کرتے آئے ہیں مثلاً دُعا، خوف، اُمید، نماز، روزہ، قربانی، نذرونیاز وغیرہ، اور عبادت کی دیگر قسموں کو کمال محبت اور سرافگندگی اور خوف و اُمید کے جذبہ کے ساتھ اللہ کے لئے خاص کر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے سامنے انتہائی خشوع و خضوع اختیار کیا جائے قرآن مجید کا بیشتر حصہ اسی بنیادی عقیدہ کے متعلق نازل ہوا ہے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مبارک :

فَاعْبُدِاللّٰهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّيْنَ ؕ اَلاَ لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (زمر ۲، ۴)

"لہٰذا تم لوگ اللہ ہی کی بندگی کرو دین کو اسی کے لئے خالص کرتے

ہوئے۔ خبردار دینِ خالص اللہ کا حق ہے"

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ :

وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ لاَّ تَعْبُدُوٓا اِلاَّ اِیَّاهُ (اسراء ۲۳)

" اور تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر اِسی کی"

اور یہ آیتِ کریمہ :

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ (المومن ۱٤)

" اللہ ہی کو پکارو اپنے دین کو اسکے لئے خالص کر کے خواہ تمہارا یہ فعل کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو"۔

صحیحین میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ " اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرائیں،،۔ نیز ایمان باللہ میں یہ شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر جو کچھ فرض وواجب قرار دیا ہے یعنی اسلام کے پانچ ظاہری ارکان۔ اِن پر بھی ایمان لایا جائے اور وہ یہ ہیں کلمہ شہادت یعنی اس بات کا زبان سے اقرار کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور صاحب استطاعت کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا۔ اسکے علاوہ دوسرے فرائض بھی جو شریعتِ مطہرہ نے واجب کیئے ہیں سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان سارے ارکان میں سے سب سے اہم اور عظیم رکن اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ لاالٰہ الا اللہ کے اقرار کا لازمی تقاضہ یہ ہے کہ عبادت کو صرف اللہ کے لئے خاص کر لیا جائے اور اسکے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کی جائے یہی معنی ہے لاالٰہ الا اللہ کا.

اس لئے کہ کلمہ کا مطلب یہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ پرورش کرنے والا اور پیدا کرنے والا اور ساری چیزوں کا مالک اور اسکو چلانے والا ہے لہٰذا اللہ کے

علاوہ جسکی بھی عبادت کی جائے گی خواہ وہ انسان ہو یا فرشتہ جن ہو یا کچھ اور ہو بہر حال وہ معبودِ باطل ہے اور معبودِ برحق بس اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے :

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَايَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ط

(لقمان ۳۰)

"یہ اسلئے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہ سب باطل ہیں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر یہ پکارتے ہیں۔

اس سے پہلے یہ بات بیان کی جاچکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسانوں کو کسی عظیم مقصد کیلئے پیدا کیا ہے اور اپنے رسول بھیجے ہیں اور کتابیں نازل فرمائی ہیں لہٰذا اس بات پر خوب غور کر کے اسکو اچھی طرح سمجھ لو تا کہ تم پر واضح ہو جائے کہ اس بنیادِ دین کے بارے میں کس طرح آج اکثر مسلمان انتہائی خطرناک حد تک جہالت کا شکار ہیں یہاں تک کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دوسروں کو شریک ٹھرا لیا ہے اور اسکے مخصوص حکم میں دوسروں کو شامل کر لیا۔ فا للّٰہ ا لمعستا ن. نیز اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ علم و قدرت کی بنیاد پر جسطرح چاہتا ہے سارے معاملات کا انتظام فرماتا ہے۔ اور وہی (ہر بات کا) سننے والا (ہر چیز کا) دیکھنے والا ہے اسکی ذات

فَعاَّ ل" لِماَ یُرِیدُ (بروج ١٦) (جو چاہے کر گزرنے والا) ہے اور یہ کہ وہ دنیا و آخرت اور سارے جہاں والوں کا مالک ہے اسکے علاوہ کوئی خالق اور پروردگار نہیں ہے اس نے اپنے بندوں کی اصلاح کیلئے اور انکو دنیا و آخرت کی فلاح و نجات و کامرانی کی راہ دکھانے کیلئے اپنے رسول بھیجے اور کتابیں نازل کیں اور یہ کہ ان ساری باتوں میں اللہ کا کوئی شریک نہیں (نہ نبی نہ ولی نہ زندہ نہ مردہ نہ جن نہ فرشتہ)

اللہ کا ارشاد ہے :

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ (زمر ٦٢)

''اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہی ہر چیز پر نگھبان ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (اعراف ٥٤)

''در حقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اپنے عرش پر مستوی ہو گیا جو رات کو دن پر ڈھانپ دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے جس نے سورج اور چاند و تارے پیدا کیے سب اسکے فرمان کے تابع ہیں خبر دار ہو اسی کی خلق ہے اسی کا راج ہے بڑا بابرکت ہے اللہ سارے جہانوں کا مالک و پروردگار ہے۔

ایمان باللہ کے مفہوم میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنہ اور اعلیٰ صفات جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے اور وہ رسول امین ﷺ سے ثابت ہیں ان سب پر ایمان لایا جائے یعنی اسکا کوئی شریک نہیں نہ تو اسکی ربوبیت میں اور نہ ہی اُلوہیت میں اور نہ اسکے اسماء صفات میں بغیر اس میں تحریف یا تعطیل کرتے ہوئے یا انکی کیفیت متعین کرتے ہوئے یا ان کو کسی چیز سے مشابہ قرار دیتے ہوئے ہم پر واجب ہے کہ ان صفات پر اسی طرح سے ایمان لے آئیں کہ جس جس طرح یہ وارد ہوئی ہیں اسکی کیفیت کی تعین کی جستجو کیے بغیر بلکہ یہ صفات جن عظیم اور اعلیٰ معنی پر دلالت کرتی ہیں اِن پر ایمان لایا جائے اسلئے کہ وہ اللہ کی صفات ہیں ہم پر واجب ہے کہ اِن صفات سے اللہ تعالیٰ کو اسی طرح متصف سمجھیں

جسطرح وہ اسکی ذات پاک کیلئے موزوں اور شایانِ شان ہیں اور اسکی مخلوقات کی کسی صفت سے مشابہ نہ ہوں جیساکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَّ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (شوری ۱۱)

"کائنات کی کوئی چیز اسکے مشابہ نہیں اور وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے"

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (نحل ۷۴)

"پس اللہ کیلئے مثالیں نہ گھڑو اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے"

یہی اہلِسنت و الجماعت کا عقیدہ رہا ہے جیساکہ امام ابوالحسن اشعری المتوفی ۳۳۴ھ نے اپنی کتاب المقالات واصحابہ بالحدیث والسنۃ میں بیان کیا ہے اور انکے علاوہ دوسرے اہلِ علم و ایمان حضرات نے بھی لکھا ہے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری اور مکحولؒ سے اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق وارد ہونے والی آیتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ ان آیات کو اسی طرح رہنے دو جس طرح نازل ہوئی ہیں ولید بن مسلمؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ اور امام اوزاعیؒ کے ساتھ سفیان ثوریؒ سے اللہ تعالیٰ کی صفات سے متعلق وارد نصوصِ شرعیہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان سب نے جواب دیا کہ انکو بغیر کیفیت اور کنہ جاننے کی جستجو کے جسطرح وارد ہوئی ہیں اسی طرح تسلیم کرلو۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ جبکہ ہمارے درمیان تابعین حضرات بڑی تعداد میں موجود تھے ہم کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے نیز صفات الٰہی کے متعلق وارد احادیث پر بھی ایمان رکھتے تھے اور جب امام مالکؒ کے شیخ حضرت ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے استواء کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ استواء اہل زبان میں کوئی غیر معروف چیز نہیں مگر اسکی کیفیت کی تعین کرنا عقل کی دسترس میں نہیں ہے اور اللہ کی طرف سے یہ ایک پیغام ہے رسول پر اسکو

اچھی طرح سے پہنچادیناواجب اور ہمارے لئے اسکی تصدیق کرنالازم ہے اسی طرح جب امام مالکؒ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ " استواء معلوم ہے مگر اسکی کیفیت مجہول ہے اسپر ایمان لاناواجب ہے اور اسکے متعلق سوال کرنا بدعت ہے پھر آپ نے سائل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا خیال ہے تم شر پسند آدمی ہو اور اسکو مجلس سے نکلوا دیا اسی طرح کی بات ام المومنین حضرت سلمہؓ سے بھی مروی ہے امام عبداللہ ابن مبارکؒ نے فرمایا ہم اپنے رب کو اس حیثیت سے جانتے ہیں کہ وہ اپنی مخلوق سے جدا آسمان کے اوپر عرش پر ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ
یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ط (یونس ۳)

" آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا ہے پھر عرش بریں پر جلوہ افروز ہوا (ہر) کام کی تدبیر وہی کرتا ہے۔"

اور اس کا عرش پر جلوہ افروز ہونا اس کا اپنی ذات کے ساتھ ایک خاص قسم کا بلند اور مستوی ہونا ہے جو اسکی جلالت قدر و عظمت کے مناسب ہے جسکی کیفیت اور حالت اللہ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرشِ بریں پر ہوتے ہوئے اپنے بندوں کے احوال سے واقف ہے اور انکی باتوں کو سنتا اور انکے اعمال کو دیکھتا اور انکے معاملات کو چلاتا ہے۔ فقیر کو رزق دیتا ہے اور ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے اسی ذات پاک کے ہاتھ میں ساری بھلائی کی چیزیں ہیں اور بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جس ذات پاک کی ایسی شان و صفات ہوں وہ واقعی اپنی مخلوق کے ساتھ ہر لمحہ ہے اگرچہ وہ حقیقی طور پر انکے اوپر عرش پر متمکن و مستوی ہے۔

اور ہم ایسا اعتقاد نہیں رکھتے جس کے فرقہ حلولیہ اور جہمیہ وغیرہ کے لوگ قائل ہیں

کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کے ساتھ زمین پر موجود ہے اور ہم ایسے عقیدے رکھنے والے کو کافر یا گمراہ سمجھتے ہیں کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کو نامناسب اور بری صفات سے۔ متصف کیا ہے۔

بلکہ ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہیں جسکی رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو یہ فرماتا ہے کہ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے جسکی دعا میں قبول کروں کیا کوئی سوال کرنے والا ہے جسکو میں دوں ؟ کیا کوئی استغفار کرنے والا ہے جسکی مغفرت کروں ؟

اور ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے تشریف لائیں گے۔

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ وَجِآْئَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (الفجر ۲۱،۲۲،۲۳)

"یہ بات ہر گز نہیں (کہ عذاب نہ ہوگا) جس روز زمین کو توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور آپکا پروردگار اور فرشتے آئیں گے اور جہنم کو اس روز لایا جائے گا اس روز انسان کو سمجھ آئے گی اور سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا۔

اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کی دو قسم ہیں ایک "ارادہ تکوینی" ہے جس کا ہونا تو لازمی ہے لیکن اس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہونا سروری نہیں ہے اور یہی مشیت الٰہی کے معنی ہیں۔ اسکی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ (بقرہ ۲۵۳)

" اور اگر اللہ کی مشیت ہی ہوتی تو وہ آپس میں خونریزی نہ کرتے لیکن

اللہ وہی کرتا ہے جو ارادہ کرلیتا ہے"

اِنْ کَانَ اللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَکُمْ ؕ هُوَ رَبُّکُمْ (ھود ۲٤)

" جبکہ اللہ ہی کو تمہارا گمراہ کرنا منظور ہو وہی تمہارا (مالک) پروردگار ہے"

ارادہ کی دوسری قسم ارادہ تشریع (یعنی شرعیہ) ہے جسکے معنی و مراد کا واقع ہونا ضروری نہیں لیکن اسکا اللہ تعالیٰ کے یہاں پسندیدہ ہونا ضروری ہے اسکی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْکُمْ (نسآء ۲۷)

" اور اللہ کو منظور ہے کہ تمہاری توبہ قبول فرمائے۔"

لہذا اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کی تکوینی اور تشریع (شرعی) مشیت و مراد اسکی حکمت کے تابع ہے چنانچہ جس چیز کو مشیتِ الٰہی نے ہونا چاہا اور عمل بھی کیا تو یہ سب چیزیں ایک حکمت کے تحت وجود میں آئی ہیں چاہے اس حکمت کو ہماری عقل و فہم سمجھ سکی ہو یا نہ سمجھ سکی ہو۔

ارشاد ہے:

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ (التین ۸)

" کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں"

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْماً لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ؏ (مائدہ ٥٠)

"جو قوم یقین (وایمان) رکھتی ہو اسکے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے۔"

اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء سے محبت فرماتے ہیں اور وہ لوگ بھی اس سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (عمران ۳۱)

" آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا"

فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ (مائدہ ۵۴)

" اللہ عنقریب ایسے لوگوں کو (وجود میں) لے آئے گا جنھیں وہ چاہتا ہوگا اور وہ اُسے چاہتے ہونگے"

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ (عمران ۱۴۶)

" اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے"

وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (حجرات ۹)

" اور انصاف کا خیال رکھو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ (بقرہ. ۱۹۵)

" اور اچھے کام کرتے رہو یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان اعمال واقوال کو کرنے سے جسکو اس نے مشروع (یعنی جاری) فرمایا ہے راضی ہوتے ہیں اور جن سے منع فرمایا ہے اسکو ناپسند کرتے ہیں۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ (زمر ،۷)

" اگر تم کفر کروگے تو اللہ تمہارا حاجتمند نہیں اور نہ وہ اپنے بندوں کیلئے کفر پسند کرتا ہے اور اگر تم شکر کروگے تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے"

وَلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۔
(توبه ٤٦)

"لیکن اللہ نے ان کے جانے کو پسند ہی نہ کیا اسی لئے انھیں جمار ہنے دیا
اور کہہ دیا گیا کہ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو"

اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں سے راضی اور خوش ہوتے ہیں

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ (بينه ،٨)

"اللہ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے یہ اس کیلئے
ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے"

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کفار اور ان کے علاوہ جو لوگ بھی غضب اور غصہ کے مستحق ہیں ان سے غضبناک اور ناراض ہوتے ہیں۔ ارشاد ہے

اَلظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ط عَلَیْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ
عَلَیْهِمْ (فتح ،٦)

"جو اللہ کے ساتھ برے برے گمان رکھتے ہیں ان پر برا وقت آنے
والا ہے اور اللہ ان پر غضبناک ہوگا"

وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِیْمٌ (النحل ١٠٦)

"لیکن جسکا سینہ کفر ہی سے کھل جائے تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب
ہوگا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا"

اور ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیلئے ایسا "وجہ" ہے جو کہ عظمت واحسان سے متصف ہے۔

وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (رحمٰن ،۲۷)

"اور صرف آپ کے پروردگار کی ذات ہے جو عظمت واحسان والی ہے باقی رہ جانے والی ہے"

اور ہم اللہ تعالیٰ کیلئے ایسے ہاتھ بھی مانتے ہیں جو کرم اور عظمت والے ہیں۔

بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ (مائدہ، ٦٤)

" اللہ کے دونوں ہاتھ خوب کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے"

وَمَاقَدَرُ واالله حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعاً قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتِ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (زمر ،٦٧)

"اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیئے تھی اور حال یہ ہے کہ ساری زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور آسمان اسکے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور برتر ہے"

اور ہم اللہ تعالیٰ کیلئے آنکھوں کے قائل ہیں جس کی دلیل اللہ کا یہ ارشادِ گرامی ہے

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَ عْيُنِنَاوَوَحْيِنَا (ھود،۳۷)

" اور تم کشتی ہماری آنکھوں (یعنی نگرانی) میں اور ہمارے حکم سے تیار کرو"

نیز رسول ﷺ کا یہ ارشاد ہے! اسکے ورے نور کا ایک پردہ ہے اگر اس کو ہٹادے تو اسکے چہرے کی کرنوں سے تاحدِ نگاہ ساری مخلوقات جل کر خاک ہو جائے۔

اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ اسکی آنکھیں ہیں جسکی تائید نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد جو دجال کے متعلق ہے کرتا ہے کہ "وہ بے شک یک چشم (ایک آنکھ والا) ہے اور تمہارا رب ایک چشم نہیں" اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے

لاَ تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ
(انعام ۱۰۳)

" اسے نگاہیں نہیں گھیر سکتیں اور وہ نگاہوں کو گھیرے ہوئے ہے اور
وہ بڑا باریک بین اور بڑا باخبر ہے"

اور ہمارا ایمان اس بات پر بھی ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَانَاظِرَةٌ (قیامة ، ۲۲،۲۳)

" اور کتنے ہی چہرے اس روز ہشاش بشاش ہوں گے اور اپنے پروردگار
کی طرف دیکھ رہے ہوں گے"

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ واکمل صفات کی وجہ سے کائنات کی کوئی بھی چیز اسکی مثل نہیں۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَئٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (شوری ، ۱۱)

"کائنات کی کوئی چیز اسکے مثل نہیں اور وہی (ہر بات کا) سننے والا
(ہر چیز کا) دیکھنے والا ہے"

اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے کمال عدل وانصاف کی وجہ سے کسی پر ظلم نہیں کرتا اور وہ اپنے بندوں کے اعمال واحوال سے ایک پل بھی غافل نہیں کیونکہ وہ اسکی پوری نگرانی وعلم واحاطہ میں ہیں۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئاً اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (یسین: ۸۲)

" وہ تو بس جب کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو کہہ دیتا
ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے"

اور اسکے کمال طاقت وقوت کی وجہ سے نہ تو اسکو تکان ہوتی ہے اور نہ معذوری وعاجزی۔

ارشاد ہے :

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ

وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ (ق، ۳۸)

" اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے سب کو

چھ دنوں میں پیدا کر دیا اور ہم کو تکان نے چھوا تک نہیں"

اور ہم ان تمام اسمائے حسنہ اور اعلیٰ صفات پر جن کو اللہ نے خود اپنے لئے ذکر فرمایا ہے یا وہ رسول ﷺ سے ثابت ہیں ایمان رکھتے ہیں لیکن ہم اُسے تمثیل اور تکسیف (کیفیت بیان کرنے سے) مبرا مانتے ہیں اور تمثیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو بعینہ مخلوق کی صفات کی طرح کہا جائے اور تکسیف یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ایسی ایسی ہیں۔

اور ہم ہر اس چیز کے انکار اور نفی پر ایمان رکھتے ہیں جسکی اللہ تعالیٰ نے اپنی ذاتِ پاک سے نفی کی ہے یا رسول ﷺ نے اس سے منزّہ و پاک فرمایا ہے کیونکہ یہ نفی اسکے ضد کے کمال کو مقتضی ہے۔ اور ہم ہر اس چیز سے خاموشی اختیار کرتے ہیں جس سے اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے سکوت اختیار کیا ہے۔

اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس راستے پر چلنا ایک لازمی فریضہ ہے کیونکہ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے بذاتِ خود اپنے لئے ثابت کیا ہے یا اپنی ذات سے ان کی نفی کی ہے یہ ایسی بات اور حقیقت ہے جس کو اللہ نے خود اپنے متعلق واضح کیا ہے اور وہ ایسی ذات پاک ہے جو اپنے متعلق سب سے زیادہ جاننے والی ہے اور سب سے زیادہ اور بہترین کلام کرنے والی ہے اور بندے اسکی ذات کا ادراک واحاطہ نہیں کر سکتے اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے رسول ﷺ سے ثابت ہیں یا آپ نے اس سے نفی فرمائی ہے تو وہ ایسی خبر ہے جسکی اطلاع آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے دی ہے آپ اپنے رب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور مخلوق کو سب سے زیادہ نصیحت کرنے والے اور سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ فصاحت وبلاغت والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کا کلام علم و صدق اور وضاحت کے اعتبار سے کامل ترین ہے پس اس کے قابل قبول ہونے میں کوئی عذر اور اس کے قبول کرنے میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہئے۔

"خلاصہ"

ہم نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق اجمالی یا تفصیلی اثبات یا نفی کے طور پر ذکر کیا ہے اسکو کتاب و سنت کی روشنی میں پیش کیا ہے اور علمائے سلف و آئمہ ہدایت کا یہی مسلک رہا ہے اور ہم کتاب و سنت کے نصوص کو اس سلسلے میں اسکے ظاہری معنی پر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے شایان شان مناسب حقیقی معنی پر محمول کرتے ہیں اور تحریف کرنے والوں (اہلِ بدعت) کے مسلک سے اعراض کرتے ہیں۔ جسکو اللہ و رسول ﷺ کے مقصد و مُراد کے خلاف انھوں نے اختیار کیا ہے اور اسی طرح معطلین کے اس نقطہ نظر کو نظر انداز کرتے ہیں جو کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے مقصد و مراد کے خلاف انھوں نے اختیار کیا ہے اور ہم اس طرح غلو کرنے والوں کی رائے سے براءت ظاہر کرتے ہیں جو اسکی صفات کی کیفیت بیان کرتے ہیں یا اِن کو کسی چیز سے مشابہ قرار دیتے ہیں اور ہم کامل یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت میں وارد ہوا ہے وہی حق ہے

اس میں کوئی تعارض و تناقض نہیں اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے

اَفَلاَ یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرآنَ ط وَلَوْکَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلاَفاً کَثِیْرًا (النسآء، ۸۲)

" تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے اگر یہ (کلام) اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یہ اسکے اندر بڑا اختلاف پاتے"

کیونکہ خبروں میں باہمی ٹکراؤ سے ایک دوسرے کی تکذیب ہو جاتی ہے اور یہ چیز اللہ

تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی دی ہوئی خبروں میں محال و ناممکن ہے

کتاب اللہ اور رسول ﷺ کی احادیث کے درمیان اگر کوئی شخص تعارض یا ٹکراؤ کا قائل ہے تو اسکی بدنیتی اور فسادِ قلب کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور اپنے اس گمراہ نظریہ سے رجوع کرنا چاہئے جس کو اللہ یا سنت رسول ﷺ میں تعارض یا ٹکراؤ کا وہم وشبہ ہوتا ہے تو یہ اسکی کوتاہ فہمی وکم علمی اور عقل وتدبر میں کمی کی وجہ سے ہوا ہے اسکو اپنے علم میں محنت وتدبر اور مہارت حاصل کرنا چاہئے تاکہ حق اس پر واضح ہو جائے ورنہ اہلِ علم یعنی (فقہا) کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اپنے ان وہموں اور غلط نظریات سے باز آجانا چاہئے اور وہی بات کہنی چاہئے جسکو راسخین فی العلم کہتے ہیں کہ۔

اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ (آل عمران،۷)

"ہم تو اس پر ایمان لے آئے وہ سب ہی ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے"

اور اس پر پورا یقین رکھنا چاہئے کہ کتاب وسنت میں کوئی تعارض یا ٹکراؤ نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی اختلاف پایا جاتا ہے

"اہل سنت والجماعت کا فرشتوں کے بارے میں عقیدہ"

فرشتوں پر ایمان کی دو صورتیں ہیں ایک تو ان پر اجمالی ایمان اور ایک تفصیلی ۔ ایک مسلمان اجمالی طور پر اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ اللہ کے فرشتے ہیں جن کو اس نے اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کیلئے پیدا فرمایا ہے جنکی صفت یہ ہے کہ :

عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ

(انبیاء ۲۶.۲۷)

"وہ ایسے بندے ہیں جنہیں عزت دی گئی ہے اُس کے آگے بڑھ کر نہیں بولتے اور بس اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں"

اللہ تعالیٰ نے انِ کو پیدا فرمایا ہے اوروہ اس کی عبادت واطاعت میں پوری طرح مصروف ہیں

لَایَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ ہ یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ (انبیاء ۱۹،۲۰)

"وہ نہ تو اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اسکی بندگی سے سر تابی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔بس شب وروز اسکی تسبیح کرتے رہتے ہیں دم نہیں لیتے"

اللہ تعالیٰ نے ان کو ہماری نظروں سے اوجھل کر رکھا ہے اس لئے ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو انِ کا مشاہدہ کرایا ہے چنانچہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جبرئیل کوان کی اصلی شکل وصورت میں دیکھا ہے کہ اپنے چھ سو پروں سے پوری فضامیں چھائے ہوئے تھے۔

یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَاخَلْفَھُمْ وَلاَ یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَھُمْ مِّنْ خَشْیَتِہٖ مُشْفِقُوْنَ (انبیاء ۲۸)

"جوانکے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ باخبر ہے وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے بغیر اسکے جسکے حق میں سفارش سننے پر اللہ راضی ہو اور اسکے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں"

اس طرح ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے شخص کی شکل میں حاضر ہوئے جسکے کپڑے انتہائی سفید اور سر کے بال غیر معمولی سیاہ تھےاِن پر سفر کے آثار نظر نہ آتے تھے وہ اپنے گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ٹیک کر اور اپنی رانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے اور نبی کریم ﷺ سے ہمکلام ہوئے آپ بھی جوابات دیتے رہے بعد میں آپ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے تمکو ہمارا دین سکھانے آئے تھے

اور ہمارا ایمان ہے کہ فرشتوں کو کچھ مخصوص کاموں کے لئے مکلّف کیا گیا ہے انبیاء اوررسولوں اور دیگر برگزیدہ بندوں کا اللہ تعالیٰ سے جو تعلق ہے حضرتِ جبرئیل علیہ السلام

اس میں واسطہ ہوئے ہیں اور آسمانی سفارت کو بندوں تک بلا کم و کاست پہنچانے کا عظیم المرتبت فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔

حضرت میکائیل کے ذمہ بارش اور روزی پہنچانے کا کام ہے

حضرت اسرافیل قیامت کے دن صور پھونکنے کیلئے مقرر ہیں

حضرت عزرائیل موت کے فرشتے ہیں یعنی روح قبض کرنے کا کام اِن کے سپرد ہے۔

اِن میں پہاڑ کے نگران فرشتے ہیں جنکا نظم اِن کے سپرد ہے۔ اسی طرح فرشتہ دوزخ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں

اسی طرح کچھ فرشتے ماں کے پیٹ میں بچے کی حفاظت اور دیکھ بھال کے لئے مقرر ہیں اور کچھ دوسرے فرشتے جو اپنی اپنی ڈیوٹی پر رات دن انسانوں کی اور انکے اعمال کی حفاظت و نگرانی کیلئے مقرر ہیں بلکہ ہر شخص کیلئے دو فرشتے مقرر ہیں

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ١٧ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ

رَقِيبٌ عَتِيدٌ (ق، ۱۷، ۱۸)

جبکہ لکھائی کرنے والے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے لکھتے رہتے ہیں

وہ (انسان) کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر یہ کہ اس کے پاس ہی

ایک تاک میں لگا رہنے والا تیار ہے"

صحیح حدیث میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ " فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں جن آگ کی لو سے اور آدم جس چیز سے پیدا کئے گئے ہیں اسکا تو تمہیں پتہ ہے (یعنی مٹی سے) " اس حدیث کو امام مسلمؒ نے اپنی جامع صحیح میں روایت کیا ہے۔

اسی طرح کچھ فرشتے (جن کو منکر نکیر کہتے ہیں) جب انسان مر جاتا ہے تو اس کی آخری آرام گاہ (یعنی قبر میں) پہنچا دیا جاتا ہے تو اس سے ذیل کے تین سوال کرتے ہیں۔

۱۔ تیرا رب کون ہے ؟ ۲۔ تیرا نبی کون ہے ؟ ۳۔ تیرا دین کیا ہے ؟

توان سوالات کے جوابات وہی دے سکتا ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ امَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الحَيٰوةِ الدُّنْيا وَفِى الْاٰ خِرَةِ ج وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ لا وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَايَشَآءُ

(ابراھیم، ۲۷)

" اللہ ایمان والوں کو اس پکی بات (کی برکت) سے مضبوط رکھتا ہے دینوی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی اور ظالموں کو بھلائے رکھتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے"

اور کچھ فرشتے اہلِ جنت کی خدمت کیلئے مقرر ہیں۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْ خُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۲۳ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُم فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (رعد ۲۳،۲۴)

" اور فرشتے ہر طرف سے انکے استقبال کیلئے آئیں گے اوراِن سے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہے تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اسکی بدولت آج تم اسکے مستحق ہوئے ہو پس کیا ہی خوب ہے آخرت کا گھر"۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بیت المعمور آسمان پر ہے وہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ اور طواف کرتے ہیں پھر ان کی باری کبھی نہیں آتی۔

اہل سنت والجماعت کا آسمانی کتابوں کے بارے میں عقیدہ

ایمان بالکتب کے بارے میں اجمالی و تفصیلی طور پر ایمان رکھنا ضروری ہے کہ حق کی تعلیم دینے اور اسکی تبلیغ ودعوت کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء ورسل پر کتابیں نازل کی ہیں جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ج (حدید ۲۵)

" ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں"

اور اللہ نے مزید فرمایا کہ

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ج (بقرہ ،۲۱۳)

ابتداء میں سب لوگ ایک ہی طریقے پر تھے پھر یہ حالت باقی نہ رہی اور اختلافات رونما ہوئے تب اللہ تعالیٰ نے نبی بھیجے جو راست روی پر بشارت کرنے والے اور کج روی کی راہ سے ڈرانے والے تھے اور ان کے ساتھ کتاب برحق نازل کی تاکہ حق کے بارے میں لوگوں کے درمیان جو اختلافات رونما ہو گئے ان کا فیصلہ کریں"

اور ان کتابوں پر ہم مفصل ایمان رکھتے ہیں جنکا نام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مثلاً

۱۔ **توریت** :۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا اور وہ نبی اسرائیل کی عظیم ترین کتاب ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ج يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ج (مائدہ ،۴۴)

" ہم نے نازل کی توریت جس میں ہدایت اور روشنی ہے سارے نبی

جو مسلم تھے اسی کے مطابق ان یہودی بن جانے والوں کے معاملات کا فیصلہ کرتے تھے اور اسی طرح درویش اور عالم بھی (اس پر فیصلہ کا دارومدار سمجھتے تھے) کیونکہ انھیں کتاب اللہ کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا گیا تھا اور وہ اس پر گواہ تھے"

۲۔ **انجیل** :۔ جسکو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا ہے وہ توریت کی تصدیق و تکمیل کرنے والی ہے۔ ارشاد ہے

وَاٰ تَیْنٰهُ الْاِ نْجِیْلَ فِیْهِ هُدًی وَّ نُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقاً لِّمَابَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰةِ وَهُدًی وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ (مائدہ ،٤٦)

" اور ہم نے اسکو انجیل عطا کی جس میں رہنمائی اور روشنی تھی اور وہ بھی توریت میں سے جو کچھ اس وقت موجود تھا اس کی تصدیق کرنے والی تھی اور خداترس لوگوں کیلئے سراسر ہدایت اور نصیحت تھی"

مزید فرمایا کہ :

وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ (آل عمران ،٥٠)

" اور تاکہ تمہارے لئے بعض ان چیزوں کو حلال کردوں جو تم پر حرام کردی گئی ہیں"

۳۔ **زبور** :۔ حضرت داوٗد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۴۔ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ صحیفے۔

۵۔ **قرآن کریم** :۔ جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ (بقرہ ،١٨٥)

" جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر

مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی ہے"

جسکی صفت اللہ تعالیٰ کے حسب ارشاد یہ ہے۔

مُصَدِّقاً لِمَابَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَیْمِناًعلیه (مائده، ٤٨)

" جو سابقہ کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کے مضامین پر نگہبان ہے"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسکے ذریعہ سابقہ ساری کتابوں کو منسوخ فرمادیااور تحریف و تبدیل کرنے والوں کے مکر و فریب اور چالوں سے حفاظت کا خود ذمہ لے لیا ہے ارشاد ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَاالذِّكْرٰی وَاِنَّالَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (حجر ،٩)

"بیشک یہ ذکر (قرآن) اسکو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اسکے نگہبان ہیں"

اور اس طور پر تا قیامت ساری امت کے لئے ایک دلیل اور حجت بن کر باقی و محفوظ رہے گا اسکے علاوہ دوسری آسمانی کتابیں ایک عارضی اور محدود مدت تک کے لئے نازل ہوئی تھیں اور اسکے بعد آنے والی آسمانی کتابوں کے نزول سے منسوخ ہوگئیں اور انھوں نے اس میں جو تحریف و تبدیلی ہوئی تھی اسکی نشاندہی کی کیونکہ وہ کتابیں معصوم و محفوظ نہیں کی گئی تھیں جسکی وجہ سے تحریف اور زیادتی و کمی کا شکار ہوئیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ (نساء ،٤٦)

" جو لوگ یہودی بن گئے ہیں ان میں کچھ لوگ ہیں جو الفاظ کو ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں"

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ق ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلاً ط فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ

وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ (بقرہ، ۷۹)

" پس ہلاکت اور تباہی ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب شریعت لکھتے ہیں پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئی ہوئی ہے تاکہ اسکے معاوضے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کرلیں ان کے ہاتھوں کا لکھا بھی اِن کے لئے تباہی کا سامان ہے اور اِن کی یہ کمائی بھی اِن کیلئے موجب ہلاکت ہے"

قُلْ مَنْ اَنزَلَ الكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوسٰی نُوْرًا وَّهُدًی لِلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ج

(انعام : ۹۱)

" اِن سے پوچھئے وہ کتاب جسے موسیٰ لائے تھے جو تمام انسانوں کیلئے روشنی اور ہدایت تھی جسے تم پارہ پارہ کئے رکھتے ہو کچھ دکھاتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو"

مزید ارشاد ہے۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَمِنَ الْكِتٰبِ ج وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَاهُوَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ج وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۷۸ مَاكَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (آل عمران ،۷۹،۷۸)

" ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اسطرح زبان کاالٹ پھیر کرتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں وہ کتاب ہی کی عبارت ہے حالانکہ وہ کتاب کی عبارت نہیں ہوتی اور وہ کہتے ہیں کہ یہ

جو کچھ ہم پڑھ رہے ہیں یہ خدا کی طرف سے ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا وہ جان بوجھ کر جھوٹ بات اللہ کی طرف منسوب کررہے ہیں کسی انسان کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ تو اسکو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کی بجائے میرے بندے بن جاؤ"

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْجَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ (مائدة ۱۵،)

" اے اہل کتاب ہمارا رسول تمہارے پاس آگیا ہے جو کتاب الہٰی کی بہت سی ان باتوں کو تمہارے سامنے کھول رہا ہے جن پر تم پردہ ڈالا کرتے ہو اور در گذر کرتا ہے بہت چیزوں سے"

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ؕ (مائدة: ۷۱)

" یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنھوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی خدا ہے"

تمام امت پر قرآن پاک اور اسکے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جن اور انسانوں کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور آپ پر یہ قرآن پاک نازل فرمایا ہے تاکہ ان لوگوں کے درمیان فیصل اور حکمراں بنے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو دلوں کے لئے باعث شفاء ہر معاملہ کا عقدہ کشا اور اہلِ ایمان کے لئے سر تاپا ہدایت ورحمت بنا کر نازل کیا ہے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ :

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (انعام ،۱۵۶)

" اور یہ برکت والی کتاب ہم نے نازل کی ہے پس تم اسکی پیروی کرو اور تقوی کی روش اختیار کرو بعید نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے"

مزید ارشادباری ہے کہ :

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الكِتٰبَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (نحل، ۸۹)

" ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت ورحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جنھوں نے سر تسلیم خم کر دیا"

اہل سنت والجماعت کا انبیاء علیہم السلام کے بارے میں عقیدہ

انبیاء علیہ السلام پر بھی مجمل اور مفصل ہر دو طریقہ کا ایمان لانا ضروری ہے۔

مجملاً ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ڈرانے اور خوش خبری دینے اور انکو حق کی طرف بلانے کے لئے اپنے رسول بھیجے پس جس نے رسول کی دعوت پر لبیک کہا وہ سعادت مند اور کامیاب ہوا اور جس نے اُس کی مخالفت کی ناکامی وحسرت اس کا مقدر بن گئی جیساکہ ارشادباری تعالیٰ ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَافِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلاً اَنِ اعْبُدُوْا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُواالطَّاغُوْتَ (نحل،۳۶)

" ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا اور اسکے ذریعے سب کو خبردار کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو"

اور فرمایا کہ :

رُسُلاً مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَالرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْماً (نساء ١٦٥)

" یہ سارے رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ اِن کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے

مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے اور اللہ بہر حال غالب رہنے والا اور
حکیم ودانا ہے''

اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام سب سے پہلے رسول ہیں اور حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں۔

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ (نسآء،١٦٣)

" ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح
اور ان کے بعد کے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی" (نساء : ١٦٣)

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيّنَ (احزاب، ٤٠)

" اے لوگو! محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں
ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں"

آپ ﷺ کے بعد اب قیامت تک کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا اور جماعتِ انبیاء ورسولوں میں سب سے افضل حضرت محمد ﷺ ہیں اسکے بعد حضرت ابراہیم پھر حضرت موسیٰ پھر حضرت نوح علیہم السلام اسکے بعد حضرت عیسی علیہ السلام ہیں۔ اسی طرح بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت دی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَابَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (بقرہ ،٢٥٣)

" یہ حضرات (مرسلین ایسے ہیں) کہ ہم نے ان میں سے بعضوں پر
بعضوں کو فوقیت بخشی ہے"

وَاِذْاَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى
وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ صں وَاَخَذْنَامِيْثَا قاً غَلِيْظًا (احزاب ،٧)

" اور (اے نبی) یاد رکھئے اس عہد و پیان کو جو ہم نے سب پیغمبروں
سے لیا ہے اور آپ سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ و عیسیٰ ابن

مریم سے بھی سب سے ہم پختہ عہد لے چکے ہیں"

اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سابقہ سارے رسولوں کی شریعت کی خوبیوں کی جامع اور سب پر مشتمل ہے اسکی دلیل

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :۔

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَاوَصّٰى بِهٖ نُوْحاً وَّالَّذِیٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَاوَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اَنْ اَقِيْمُوْا الدِّيْنَ وَلاَ تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ (شوری ،۱۳)

" اس نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا اور جسے (اے محمد ﷺ!) اب آپ کی طرف ہم نے وحی کے ذریعہ بھیجا ہے اور جسکی ہدایت ہم ابراہیم اور موسیٰ اور عیسی کو دے چکے ہیں۔ اُس تاکید کے ساتھ کہ اس دین کو قائم کرو اور اس میں متفرق نہ ہو جاؤ"

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ سارے انبیاء کرام اور رُسلِ عظام بشر اور مخلوق تھے اِن کے اندر اُلوہیت اور ربوبیت کی صفات و خصائص بالکل نہیں پائی جاتی تھیں۔

سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلاَ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلاَ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلاَ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ (ھود، ۳۱)

" اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں نہ میرا یہ دعوی ہے کہ میں فرشتہ ہوں"

اور سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہوتا ہے کہ یہ اعلان کریں :۔

لَا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَايُوْحٰی اِلَیَّ ؕ (انعام . ۵۰)

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہیں۔

ہم کتاب کے آخر میں آپ ﷺ کی بشریت پر (روح المعانی تفسیر جو کہ حضرت آلوسی بغدادیؒ ۱۲۰۰ھ کے امام اہل سنت ہیں میں جو فتویٰ شیخ ولی الدین عراقیؒ کا نقل کریں گے اسے ضرور پڑھیں)

آگے مزید یہ بھی کہیں :

لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ (اعراف، ۱۸۸)

" میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے "

اور پھر اس کا بھی حکم ہوا۔

قُلْ اِنِّیْ لَآاَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۲۱ قُلْ اِنِّیْ لَنْ يُّجِيْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَمِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۲۲ (جن ۲۱، ۲۲)

" آپ کہہ دیجئے میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا آپ کہہ دیجئے مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اسکے دامن کے سوا کوئی جائے پناہ پا سکتا ہوں "

اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ حضراتِ انبیاء و رُسل اللہ کے بندوں میں سے ایسے منتخب بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت سے مشرف فرمایا ہے اور ان کی وصف عبودیت و بندگی کو ان کا اعلیٰ مقام قرار دیا اور انکی تعریف کے ضمن میں اسکو ذکر فرمایا :

چنانچہ سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری ہے۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ط اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا (اسراء ۳)

" تم اِن لوگوں کی اولاد ہو جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھااور نوح ایک شکر گزار بندے تھے"

اور سب سے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے سلسلہ میں ارشاد ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا (فرقان، ۱)

" نہایت متبرک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ سارے جہان والوں کے لئے خبر دار کرنے والا ہو"

اور دوسرے رسولوں کے بارے میں بھی ارشاد باری ہے۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ (ص ، ۴۵)

" اور ہمارے بندوں ابراہیم اسحٰق اور یعقوب کاذکر کرو بڑی قوت عمل رکھنے والے اور دیدہ ور لوگ تھے"

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ج اِنَّهٗ اَوَّابٌ (ص ، ۱۷)

" اور اِن کے سامنے ہمارے بندے داوٗدؑ کا قصہ بیان کیجئے جو بڑی قوتوں کے مالک تھے وہ تھے رجوع کرنے والے"

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّهٗ اَوَّابٌ (ص ، ۳۰)

" اور داوٗدؑ کو ہم نے سلیمان (جیسا بیٹا) عطا کیا بہترین بندہ کثرت سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والا""

اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلاً لِّبَنِیْ اِسْرَاۤئِیْلَ (زخرف ،۵۹)

" حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ابن مریم) اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور بنی اسرائیل کیلئے اپنی قدرت کا ایک نمونہ بنادیا"

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسالت اور نبوت کے سلسلہ کو محمد ﷺ کی بعثت ورسالت پر ختم فرمادیا ہے اور آپ کو تمام لوگوں کیلئے مبعوث فرمایا ہے اس کی دلیل خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعاً اِلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَااِلٰهَ اِلاَّ هُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (اعراف ،۱۵۸)

"(اے محمد) آپ کہہ دیجئے اے انسانوں میں تم سب کی طرف اس خدا کا پیغمبر ہوں جو زمین اور آسمان کی بادشاہت کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے بھیجے ہوئے نبی اُمّی پر جو اللہ اور اس کے ارشادات کو مانتا ہے اور اسکی پیروی اختیار کرو اُمید ہے کہ تم راہ راست پالوگے"

اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت وہی اسلامی دین و شریعت ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب اور پسند فرمایا ہے اور اسکے علاوہ کوئی دین وشریعت اسکے نزدیک قابل قبول نہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (آل عمران ،۱۹)

" اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے"

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ،۳)

"آج ہم نے آپ کے دین کو آپ کے لئے مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت آپ پر تمام کردی اور آپ کے لئے اسلام کو آپ کے دین کی حیثیت سے قبول کرلیا"

مزید ارشاد ہے

وَمَنْ یَبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْناً فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ (آل عمران،۸۵)

"جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جاوے گا اور آخرت میں وہ ناکام ونامراد رہے گا"

اور جو شخص آج یہ خیال رکھے کہ دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہودیت یا عیسائیت یا اس کے علاوہ کوئی اور دین معتبر یا مقبول ہے تو اس کو ہم کافر سمجھتے ہیں اس سے توبہ کرائی جائے ورنہ مُرتد اور منکرِ قرآن سمجھ کر اس کو قتل کردیا جائے۔ اور جو شخص محمد ﷺ کی ساری کائنات وانسانیت کے لئے بعثت کا انکار کرے تو ہم اسکو سارے انبیاء اور رسل کا منکر بلکہ اس رسول کا بھی منکر سمجھتے ہیں جسکی رسالت کا وہ اپنے کو قائل ومتبع کہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

کَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ٭ لْمُرْسَلِیْنَ (شعراء،۱۰۵)

"اور قوم نوح نے رسولوں کو جھٹلایا"

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو سارے انبیاء ومرسلین کا منکر اور تکذیب کرنے والا ٹھرایا ہے جبکہ نوح علیہ السلام سے پہلے کوئی رسول نہیں آیا۔

اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلاً اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْناً (نساء ، ۱۵۰، ۱۵۱)

”جو لوگ اللہ اور اسکے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی کو مانیں گے اور کسی کو نہ مانیں گے اور کفر و ایمان کے بیچ میں ایک راہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ سب پکے کافر ہیں اور ایسے کافروں کے لئے ہم نے وہ سزا تیار کر رکھی ہے جو انھیں ذلیل و خوار کر دینے والی ہوگی“

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ محمد ﷺ کی بعثت و رسالت کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (آپ خاتم الانبیاء سید المرسلین امام الاتقیاء ہیں) جس نے آپ کے بعد نبوت کا دعوی کیا یا کسی مدعیٔ نبوت کی تصدیق کی وہ بلا شبہ کافر ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول اور امت اسلامیہ کے اجماع کا منکر ہے۔

اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ خلفاء راشدین ہیں جو کہ آپ کی امت میں علم و دعوت اور خلافت میں آپ کے صحیح جانشین ہوئے اِن میں سب سے افضل اور خلافت کے اولین مستحق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پھر حضرت عمر بن خطابؓ پھر حضرت عثمان بن عفانؓ اور پھر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اس طرح سے خلافت میں وہی ترتیب مراتب رہی جو کہ فضل و کمال میں مراتب درجات تھے اور اللہ تعالیٰ کو کیسے یہ بات زیب دے سکتی ہے (جبکہ اسکا ہر کام غیر معمولی حکمتوں پر مبنی اور مشتمل ہے) کہ وہ خیر القرون میں کسی شخص کو خلافت سے نواز دیں باوجود یہ کہ اس سے اعلیٰ اور ارفع اور خلافت کے زیادہ مستحق اشخاص موجود ہیں۔

ایک سچا مومن اہل ایمان کو دوست رکھتا ہے ان سے محبت کرتا ہے اور کفار (مشرکین) سے بغض رکھتا ہے اور ان سے دشمنی کرتا ہے اس امت کے تمام مومنوں کی صف اول میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام ہیں اہلِ سنت والجماعت اِن سے محبت رکھتے ہیں ان کو دل سے چاہتے ہیں اور اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ انبیاء کے بعد وہ بہترین انسان ہیں اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلو نہم ثم الذین یلو نہم یعنی تمام صدیوں میں سب سے بہتر صدی (یعنی زمانہ) ہماری ہے اسکے بعد جو لوگ ہونگے پھر اسکے بات جو لوگ ہونگے صحابہؓ کے درمیان آپس میں جو اختلافات رونما ہوئے ان کے بارے میں اہل سنت والجماعت نے سکوت اختیار کرنے کا موقف اختیار کیا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اجتھاد سے کام لیا لہذا جن کا اجتھاد صحیح تھا اِن کو دوہرا اجر ملے گا اور جن کا اجتھاد صحیح نہ تھا اِن کو ایک اجر ملے گا اسی طرح اہل سنت والجماعت اہل بیت سے بھی محبت رکھتے ہیں اورِان سے انتہائی اپنائیت اوراُنس محسوس کرتے ہیں اور تمام ازواج مطہرات کے ساتھ بھی انتہائی تعظیم اور احترام کے جذبے کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور ان کو تمام اہلِ ایمان کی مائیں سمجھتے ہیں اور ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے رضا طلبی کی دعا کرتے ہیں اور روافض کے طریقے سے برائت کا اظہار کرتے ہیں جو اصحابِ رسول سے بغض رکھتے ہیں اور انکو گالیاں دیتے ہیں اور اہلِ بیت کی محبت میں غلو سے کام لیتے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام بخشا ہے اس سے اوپر اُٹھاتے ہیں اور اسی طرح اہلسنت والجماعت نواصب کے طریقے سے بھی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں جو کہ اپنے قول یا عمل سے اہلِ بیت کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔

صحابہ کے بارے میں اسلامی عقیدہ امام ابو الحسن اشعریؒ المتوفی ۳۲۴ھ نے لکھا ہے کہ تمام صحابہ حق پر قائم ہیں اور جنتی ہیں تمام صحابہ ائمہ ہیں دین میں امین ہیں اِن پر کوئی تہمت نہیں ہے ایک سنی مسلمان کیلئے سنت پر عمل کا تقاضہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے محبت و عقیدت رکھی جائے ان کے محاسن بیان کئے جائیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے

رحمت وبخشش کی دعا کی جائے اور ان کی شان میں کوئی نازیبا بات نہ کہی جائے۔اور ساتھ ہی ان کے افضل امت ہونے کا اعتقاد رکھا جائے۔ صحابہ کے بارے میں نیک گمان اور اچھا عقیدہ رکھنا اہلسنت والجماعت کا شعار ہے۔

اور ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ امت (امت محمدیہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین اور سب سے زیادہ عزت ومنزلت والی امت ہے اسکی دلیل خود ارشاد باری تعالیٰ ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران. ١١٠)

"تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو"

اور ہم اس کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس امت کے بہترین لوگ صحابہ کرام ہیں پھر تابعینِ عظام اِن کے بعد تبع تابعین ہیں۔

اس مختصراً یا مفصل بیان میں جو کچھ ہم نے لکھا ہے یہ صحیح اسلامی عقیدہ ہے اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ کو بھیجا ہے یہی فرقہ ناجیہ یعنی اہلسنت والجماعت کا طریقہ ہے۔ جسکے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ اَوْخَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاتِيَ اَمْرُاللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسْ

(مسلم ص :١٤٣ ج ٢)

"میری امت میں برابر ایک گروہ حق پر قائم رہے گا جسکو اللہ کی تائید حاصل ہوگی لوگ ان کا ساتھ چھوڑ کر ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے تاآنکہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) آن پہنچے"

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ :

یہود اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹے اور یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی سب کے سب دوزخی ہونگے سوائے ایک کے۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کونسا فرقہ ہوگا اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔

یہی وہ عقیدہ ہے جس پر ہمیشہ مضبوطی سے قائم ودائم رہنا چاہئے اور اسکی خلاف ورزی سے ڈرتے رہنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق یہ فرماتے ہیں۔

لَا یَسْتَوِی مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَ جَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی (حدید، ۱۰)

” تم میں سے جو لوگ فتح (مکہ) سے قبل ہی خرچ کر چکے ہیں اور لڑ چکے ہیں (وہ ان کے برابر نہیں جو بعدِ فتح لڑے اور خرچ کیا) وہ لوگ درجہ میں بڑھے ہوئے ہیں ان لوگوں سے جنھوں نے بعد کو خرچ کیا اور جہاد کیا۔ اور اللہ نے بھلائی کا وعدہ تو سبھی سے کر رکھا ہے“

نیز ان کے متعلق مزید ارشاد ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْ مِنْ بَعْدِ هِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِ خْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْ نَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِی قُلُوْ بِنَا غِلًّا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُ وْفٌ رَحِیْمٌ (حشر، ۱۰)

” اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو ان کے بعد آئے (اور وہ) یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پرور دگار ہم کو بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں

ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دے اے ہمارے پروردگار
توبڑا شفیق ہے مہربان ہے"

اہل سنت والجماعت کا موت اور

اس کے بعد کے امور کے بارے میں عقیدہ

موت کے بعد پیش آنے والے تمام امور غیب جن کی اللہ اور اسکے رسول نے خبر دی ہے ان سب پر ایمان لانا ایمان با لآخرۃ میں شامل ہے۔ مثلاً ہم یومِ آخرت یعنی قیامت پر پورا یقین رکھتے ہیں جسکے بعد کوئی دن نہ ہوگا لوگ دوبارہ جنت یا جہنم میں جانے کیلئے اُنھیں گے چنانچہ ہم دوبارہ زندہ ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ مردوں کو اسرافیلؑ کے دوبارہ صور پھونکنے پر زندہ کریں گے۔

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ (زمر ،٦٨)

"اور صور پھونکا جائے گا تو ان سب کے ہوش اُڑ جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ بجز اسکے جس کو اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو دفعتہً سب اُٹھ کھڑے ہوں گے دیکھتے بھالتے ہوئے"

چنانچہ لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے پیر، ننگے جسم بغیر ختنہ کے رب العالمین کی طرف جانے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوں گے جیسا کہ ارشاد ہے

کَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ

(انبیاء ،١٠٤)

"جس طرح ہم نے اول بار پیدا کرنے کے وقت ابتداء کی تھی اسی طرح اسے دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے۔ ہم

ضرور اسے کر کے رہیں گے"

عن عائشة رضی اللّٰہ عنھاقالت سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول یحشرالناس یوم القیمة حُفاةً عُراةً غرلاً قلت یارسول اللّٰہ الرجال والنساء جمیعاً ینظربعضھم الی بعض فقال یاعائشة الامر اشد من ان ینظر بعضھم الی بعض.

متفق علیه (بخاری. مسلم)حواله :مشکوٰة صفحه ٤٨٣ باب الحشر

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ کہتے سنا ہے کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ اور ننگے پاؤں اور بغیر خطنہ کے اٹھائے جائینگے میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مرد اور عورتیں سب کے سب ایک دوسرے کو دیکھے گے فرمایا اے عائشہ معاملہ ایک دوسرے کے دیکھنے سے زیادہ شدید ہوگا۔ یعنی کوئی کسی کو دیکھ نہ سکے گا۔

اور ہم نامہ ءاعمال پر پورا یقین رکھتے ہیں جو کہ داہنے ہاتھ میں یا پشت کی جانب سے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ارشاد ہے

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۷ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۸ وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۹ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۱۰ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۱۱ وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا ۱۲ (انشقاق ۷،۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲،)

" تو جس کسی کا نامہ ءاعمال اسکے داہنے ہاتھ میں ملے گا سو اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش لوٹ کر آئے گا اور جس کسی کا نامہ ءاعمال اسکی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا سو وہ موت کو پکارے گا اور جہنم میں پڑے گا"

مزید ارشاد ہے :

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
كِتٰبًا یَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ
حَسِیْبًا ؕ (اسراء:۱۳.۱٤)

"اور ہر انسان کا عمل ہم نے اسکے گلے کا ہار کر رکھا ہے اور اسکے واسطے قیامت کے دن ہم (اسکا) نامہء اعمال نکال کر سامنے کر دیں گے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا"

اور ہم میزا ن پر ایمان رکھتے ہیں جو قیامت میں رکھا جائے گا اور کسی پر ذرہ برابر ظلم و زیادتی نہ ہوگی۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ
(زلزال ۸،۷)

"سو جو کوئی بھی ذرّہ برابر بھی نیکی کرے گا اسے خود دیکھ لے گا اور جس کسی نے ذرّہ بھر بھی بدی کی ہوگی اسے بھی وہ دیکھ لے گا"

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ تَلْفَحُ وُجُوْ
هَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ (مومنون ۱۰۲،۱۰۳،۱۰٤)

"البتہ جس کسی کا (نیکی کا) پلہ بھاری ہوگا تو ایسے ہی لوگ تو کامیاب ہوں گے اور جس کسی کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ لوگ وہ ہوں گے جنھوں نے اپنا نقصان کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے۔ اِن کے چہروں کو آگ جھلستی ہوگی اور اس میں ان کے منہ بگڑے ہوئے ہوں گے"

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا
یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (انعام، ۱٦۰)

" جو نیکی لے کر آئے گا اسکو اسکے مثل دس (نیکیاں) ملیں گی اور جو

کوئی بدی لے کر آئے گا اسکو بس اسکے برابر ہی بدلہ ملے گا اور اِن پر ظلم نہ کیا جائے گا"

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ شفاعت کبریٰ رسول اللہ ﷺ کیلئے خاص ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی اجازت سے شفاعت کریں گے تاکہ خدا اپنے بندوں کے حساب و کتاب کا فیصلہ صادر فرمائے جبکہ لوگوں کا اضطراب اور پریشانیاں ناقابل برداشت ہو جائیں گی چنانچہ لوگ حضرت آدمؑ پھر حضرت نوحؑ پھر حضرت ابراہیمؑ پھر حضرت موسیٰؑ پھر حضرت عیسیٰ علیھم السلام ور پھر آخر میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

اور اسی طرح ہم دیگر انبیاء کرام ملائکہ اور صالح مومنین کی شفاعت کے قائل ہیں ان مسلمانوں کیلئے جو دوزخ میں داخل ہوں گے تاکہ اس سے نکالے جائیں اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مومنین کی ایک بڑی تعداد کو بغیر کسی سفارش کے دوزخ سے نکالے گا۔

اور ہم رسول اللہ ﷺ کے حوض کوثر پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں، اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہو گا اسکی لمبائی، چوڑائی ایک ماہ کی مسافت کے بقدر ہو گی اسکے پیالے حُسن و جمال میں آسمان کے تاروں کی طرح ہوں گے اور اُمت محمدؐیہ کے مومنین وہاں کثرت سے آنے والے ہوں گے جو بھی اس کا پانی پی لے گا کبھی دوبارہ پیاسا نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میری اُمت کے لوگ پانی پینے کیلئے آئیں گے وہاں سے ایک گروہ کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا میں عرض کروں گا اے پروردگار یہ تو میرا اُمتی ہے ایک فرشتہ جواب دے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ جو اُسنے آپ کے بعد دین میں نئی نئی بدعتیں ایجاد کی ہیں دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ فرشتہ کا جواب سن کر آپ کہیں گے کہ دوری ہو دوری ہو اِن لوگوں کیلئے جنھوں نے دین میں تبدیلیاں کر دیں۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

اور ہم پُل صراط کا پورا یقین رکھتے ہیں جو کہ جہنم پر بنایا جائے گا جس پر لوگ اس رفتار

سے گزریں گے جیساکہ دنیامیں ان کا عمل رہاہو گاتو کوئی بجلی کی طرح پلک جھپکتے میں نہایت تیزی سے گزر جائے گا پھر کچھ لوگ ہوا کی طرح تیز رفتاری سے گزریں گے پھر پرندوں کی طرح گزریں گے۔ پھر سواری کی طرح تیز دوڑ کر نکل جائیں گے اس وقت نبی کریم ﷺ (پل صراط کے) پہلو میں تشریف فرماہوں گے اور یہ دعا کرتے ہوں گے اے اللہ! سلامت رکھ سلامت رکھ اور جب بندوں کے اعمال کمزور پڑ جائیں گے (اور گزر نا دشوار ہو جائے گا) تو آخر میں ایسے افراد آئیں گے جو سُرین کے بل سر کتے ہوں گے۔ پُل صراط کے دونوں کناروں پر کچھ کانٹے اور آنکڑے لٹکے ہوں گے اور حکم الٰہی کے تابع ہوں گے جسکو پکڑنے کا حکم ہو گا اسکو پکڑلیں گے جس شخص کے صرف خراش لگ جائے گی وہ ناجی ہو گا اور بعض لوگ دوزخ میں گرادئے جائیں گے۔

اسی طرح ہم علامات قیامت پر بھی پورا ایمان رکھتے ہیں۔ مثلاً دجال کا ظاہر ہونا پھر دجال سے جہاد کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اتر کر اسے قتل کرنا یاجوج وماجوج کا نکلنا، دابۃ الارض کا نمودار ہونا، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، اور اسی قسم کی دیگر نشانیاں جو صحیح سند سے ثابت ہیں۔

ف : عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے جیساکہ صحیح مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال (ح ۲۹۳) کے تحت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حدیث کے الفاظ ہیں : فیطلبہ حتیٰ یدرکہ بباب لد فیقتلہ "عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ "باب لد" کے پاس پاکر اسے قتل کردیں گے۔

اور ہم یوم آخرت کے سلسلے میں جو کچھ بھی قرآن وسنت میں وارد ہوا ہے اسکو تہہ دل سے تسلیم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دن کی ہولناکی سے نجات دے اور ہماری مدد فرمائے۔

اور ہم اہلِ جنت کے جنت میں داخلہ کی سفارش کو نبی کریم ﷺ کیلئے برحق مانتے ہیں اور ہم جنت اور دوزخ پر ایمان کامل رکھتے ہیں جنت نعمتوں کا گھر ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے مومنین اور متقین کیلئے تیار کر رکھا ہے جس میں طرح طرح کی نعمتیں ہیں جسے نہ تو کسی آنکھ

نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (سجدة ،۱۷)

"سو کسی کو علم نہیں جو جو (سامان) آنکھوں کی ٹھنڈک کا ان کے لئے (خزانہ غیب میں) مخفی ہے یہ صلہ ہے ان کے نیک اعمال کا"

اور دوزخ عذابوں کا گھر ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے کافروں اور ظالموں کے لئے بنایا ہے جس میں طرح طرح کا عذاب اور سزائیں ہیں جن کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا ارشاد ہے۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا (کهف،۲۹)

" ہم نے ظالموں کیلئے آگ تیار کر رکھی ہے اس کی قناتیں ان کو گھیرے ہوئے ہونگی اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو گا چہروں کو بھون ڈالے گا کیسا برا ہو گا وہ پانی اور کیسی بری ہو گی وہ جگہ"

اور جنت و جہنم اس وقت بھی موجود ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی۔

وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا (طلاق ، ۱۱)

" اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہونگی ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ نے ایسے شخص کو بہت ہی اچھی روزی دی ہے"

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (احزاب، ٦٤،٦٥،٦٦)

" بیشک اللہ نے کافروں کو رحمت سے دور کر دیا ہے اور ان کیلئے دوزخ تیار کر دی ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ کوئی یار پائیں گے نہ کوئی مددگار۔ جس روز اِن کے چہرے آگ میں اُلٹ پلٹ کیے جائیں گے وہ یوں کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کی اطاعت کی ہوتی"

اور ہم اس شخص کے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں جسکو قرآن وسنت نے نام بنام جنتی بتایا ہے یا صفات کے ساتھ نشاندہی کی ہے۔

چنانچہ نام کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور ان کے علاوہ جن کا رسول ﷺ نے نام لیا ہے یعنی (عشرہ مبشرہ) اور انھیں جنت کی خوشخبری دی ہے ہم اِن سب کے جنتی ہونے پر گواہی دیتے ہیں اور صفات کے ساتھ ہر مومن اور متقی کیلئے گواہی دیتے ہیں۔

اور ہم اس شخص کے دوزخی ہونے کی گواہی دیتے ہیں جسکو قرآن وسنت نے نام سے یا اوصاف سے دوزخی قرار دیا ہے۔

نام کے تعین کے ساتھ ابولہب اور عمرو بن لحی الخزاعی وغیرہ کے دوزخی ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور اوصاف کی بناء پر ہر کافر اور شرکِ اکبر کے مرتکب اور منافق کے دوزخی ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ حج اور جہاد کا حکم ہر امام کے ساتھ باقی ہے۔ خواہ وہ اچھا ہو یا برا اسی طرح ان کے پیچھے جمعہ کی نماز بھی درست ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سے اللہ عزوجل نے مجھے مبعوث فرمایا ہے

اس وقت سے لیکر جہاد کا فریضہ اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ میری امت کے آخری لوگ دجال سے قتال نہ کرلیں، کسی ظالم کا ظلم یا کسی انصاف پرور کا انصاف اس فریضہ کو ختم نہیں کرسکتا، (اچھا ہو یا برا اسے مراد یہاں عملی ہے نہ کہ اعتقادی کیونکہ اعتقادی بدی کفر ہے اور اعتقادی بدعتی کافر ہے)۔

اور ہم قبر کی آزمائش آرام وراحت منکر نکیر کے سوالات کو برحق مانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور دین اور رسول ﷺ کے متعلق کئے جائیں گے اور ہم عذاب قبر کو برحق مانتے ہیں اور اس کے انکار کرنے والے کو کافر اور مرتد جانتے ہیں۔

اسی طرح ہم کافروں، مشرکوں، اور ظالموں کیلئے عذاب قبر کے قائل ہیں اور اس پر یقین رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَوْ تَرٰى اِذِالظّٰلِمُوْنَ فِى غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ

(انعام، ۹۳)

" کاش آپ اس وقت دیکھیں جب (یہ) ظالم موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ (ان کی طرف) بڑھا رہے ہوں کہ اپنی جانیں جلد نکالو آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا اس سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹ اور اللہ کے ذمہ ناحق باتیں جوڑا کرتے تھے اور تم اللہ کی نشانیوں کے مقابلہ میں تکبر کیا کرتے تھے"

جبکہ مومنین کے بارے میں ارشاد ہے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ (ابراھیم، ۲۷)

"اللہ ایمان والوں کو اس پکی بات سے مضبوط رکھتا ہے دنیوی زندگی
میں (بھی) اور آخرت میں (بھی)"

جسکے جواب میں مسلمان کہے گا ہمارا رب اللہ ہے اور ہمارا دین اسلام ہے اور ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں اور کفار اور منافقین اس کے جواب میں کہیں گے "ہم کچھ نہیں جانتے لوگوں کو ہم نے سنا تھا کہ کچھ کہا کرتے تھے تو ہم نے بھی کہہ دیا۔

مومنین کے بارے میں مزید فرمایا کہ

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ ادْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (نحل، ۳۲)

(یعنی وہ لوگ) جن کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ وہ پاک ہوتے ہیں (فرشتے) کہتے جاتے ہیں تم پر سلام ہو تم اپنے اعمال کی سبب جنت میں داخل ہو جاؤ"

اس سلسلہ میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں جو کہ مشہور و معروف ہیں چنانچہ ان غیبی باتوں کے متعلق ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ جو کچھ کتاب و سنت سے ثابت ہے اس پر ایمان و یقین رکھے اور دنیا میں جو کچھ مشاہدہ کر رہا ہے اس سے ٹکراؤ کی شکل نہ پیدا کرے کیونکہ دنیاوی امور کو آخرت و غیبی چیزوں پر غیر معمولی فرق ہونے کی وجہ سے قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

اہل سنت والجماعت کا تقدیر کے بارے میں عقیدہ

اہل سنت والجماعت اچھی اور بری تقدیر پر پورا ایمان و یقین رکھتے ہیں اور وہ اس طور پر کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کا (اس کے وجود سے قبل) اپنے سابقہ علم و حکمت کے مطابق اندازہ مقرر فرمایا ہے۔

تقدیر الٰہی کے چار مرتبے اور درجات ہیں :

پہلا مرتبہ : "علم" ہے چنانچہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز سے باخبر ہے اور جو کچھ بھی ہو چکا ہے اور جو کچھ بھی آئندہ ہونے والا ہے اِن سب چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کو ازل وابد سے حاصل ہے اسکے علم میں جہل کا کوئی شائبہ نہیں کہ تجدید کی ضرورت پیش آئے اور نہ تو اس کے علم میں سہو ونسیان کا کوئی خطرہ درپیش ہے کہ دوبارہ حصولِ علم کی حاجت ہو

دوسرا مرتبہ : کتابت (یعنی نوشتۂ تقدیر) ہے چنانچہ ہمارا ایمان کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اسکو لکھ دیا ہے۔

خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَافِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّ ذٰلِكَ فِي كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ (حج ، ۷۰)

" کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے سب کچھ ایک کتاب میں درج ہے اللہ کیلئے یہ کچھ مشکل بھی نہیں ہے"

تیسرا مرتبہ : "مشیتِ الٰہی" ہے چنانچہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب مشیتِ الٰہی کا نتیجہ ہے پس وہی کچھ ہوا جو اللہ نے چاہا اور جو اللہ نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اللہ کو اسکا علم حاصل ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حال احوال خوب اچھی طرح جانتا ہے انکے رزق انکی عمریں انکے سارے اعمال اور دوسرے تمام اُمور کا اسکو پورا علم حاصل ہے۔ اور اس پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے جیساکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (انفال: ۷۵)

"درحقیقت اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے" (انفال : ۷۵)

مزید ارشاد فرمایا کہ

لِتَعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا (طلاق ، ۱۲)

"تاکہ تم جان لو اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے"

دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کرنے کا فیصلہ کیا اور جو کچھ مقدر فرمایا سب کو تقدیر میں لکھ دیا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قَدْعَلِمْنَا مَاتَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَ نَا کِتٰبٌ حَفِیْظٌ (ق ، ٤)

" زمین ان کے جسم سے جو کچھ کھاتی ہے وہ سب ہمارے علم میں ہے اور ہمارے پاس ایک کتاب میں سب کچھ محفوظ ہے"

مزید ارشاد فرمایا کہ

وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ (یسین ، ۱۲)

" اور ہر چیز کو ہم نے ایک کھلی کتاب میں درج کر رکھا ہے"

چوتھا مرتبہ :" تخلیق " چنانچہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ ہی نے تمام موجودات کو وجود بخشا ہے اسکے علاوہ کوئی خالق اور پروردگار نہیں ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے

اَللّٰهُ خَالِقُ کلِّ شیءٍ وَّهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ وَّکِیْلٌ لَه مقالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (زمر ٦٣،٦٢)

" اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز پر نگہبان ہے آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں"

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے

يٰۤاَيُّهَاالنَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ
يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (فاطر ۳،)

" اے لوگو! تم پر اللہ کے جو انعامات ہیں انھیں یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان وزمین سے روزی دیتا ہو کوئی خالق اس کے سوا نہیں پس تم کہاں لٹے جارہے ہو"

ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَايَشَآءُ (حج، ۱۸)

" اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے"

اور فرمایا

اِنَّمَآ اَمْرُهٗۤ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (یسین ۸۲.)

"اس کی تو یہ شان ہے کہ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اتنا ہی حکم دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے"

مزید ارشاد ہے

وَمَاتَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (کوّرت ، ۲۹)

" اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ رب العالمین نہ چاہے"

یہ چاروں مذکورہ مراتب اور درجوں میں سب چیزیں شامل وداخل ہیں خواہ بذاتِ خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں یا بندوں کی طرف سے صادر ہوں چنانچہ بندوں سے جو بھی اقوال وافعال صادر ہوتے ہیں یا ترک کئے جاتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے یہاں معلوم اور مکتوب ہیں اور اللہ کی مشیت اور تخلیق کے بعد ہی ہوتے ہیں۔

لِمَنْ شَآءَ مِنكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ وَمَاتَشَآءُ وْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ (کوّرت،۲۸،۲۹)

" (یہ قرآن نصیحت ہے)اس کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہئے اور تم تو جب ہی چاہو کہ اللہ چاہے جو سارے جہاں کا مالک ہے"

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَافَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَايَفْتَرُوْنَ (انعام،۱۳۷)

" اگر اللہ چاہتا تو یہ ایسا نہ کرتے ۔ لہٰذا انھیں چھوڑ دو کہ اپنی افتر پردازیوں میں لگے رہیں"

وَلَوْ شَآ ءَ اللّٰهُ مَااقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَايُرِيْدُ (بقرہ ۲۵۳)

" ہاں اگر اللہ چاہتا تو وہ ہرگز نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے"

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَاتَعْمَلُوْنَ (صفٰت ،۹۶)

" اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے اور ان چیزوں کو بھی جنھیں تم بناتے ہو"

لیکن اسکے باوجود ہم پورا یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار دے رکھا ہے جسکی وجہ سے کوئی کام کرتا یا اس سے باز رہتا ہے اسکی دلیل کہ بندے کے کام اپنی قدرت و اختیار سے ہوتے ہیں چند امور ہیں۔

پہلی دلیل : اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے

فَاْتُوْاحَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (بقرہ،۲۲۳)

" تمہیں اختیار ہے جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ"

وَلَوْ اَرَادُوْا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (توبہ ،۴۶)

" اگر واقعی اِن کا ارادہ نکلنے کا ہوتا تو وہ اس کیلئے کچھ تیاری کرتے"

مذکورہ آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو مکمل ارادہ و مشیت کا مالک ٹھرایا ہے۔

دوسری دلیل : اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اوامر و نواہی سے خطاب کر کے احکام کا مکلّف بنایا ہے اگر بالفرض وہ اختیار و قدرت کے مالک نہ ہوتے تو ایسی چیزوں کا مکلّف کرنا ہوتا جو انسان کی طاقت و قدرت میں نہیں ہے اور یہ ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی حکمت اور رحمت اور اسکی اس سچی خبر کے منافی ہے جو اس آیت میں ارشاد ہے۔

لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفسًا اِلَّا وَسعَھَا (بقرہ ،۲۸۶)

" اللہ کسی نفس پر اسکی قدرت و طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا"

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا استَطَعتُمْ (التغابن: ۱٦)

اللہ سے ڈرو جتنی تم میں طاقت ہے۔

تیسری دلیل :۔ اللہ تعالیٰ نے عمل صالح کرنے والوں کی تعریف کی ہے اور بُرے اعمال کرنے والوں کی مذمت کی ہے اور اِن میں سے ہر ایک کو جسکا وہ مستحق ہے اسکو بطور جزا یا سزا عطا کرتا ہے۔ اگر بندوں کے اعمال و افعال ان کے دائرہ قدرت و اختیار میں نہ ہوتے اچھے عمل کرنے والوں کی تعریف ایک بیکار اور لغو چیز ہوتی اور برے عمل کرنے والوں کی برائی ظلم و زیادتی ہوتی اور اللہ لغویات اور ظلم و زیادتی سے پاک و بے عیب ہے ایمان باللہ کے سلسلے میں یہ بات واضح رہنی چاہیۓ کہ اس میں اس بات پر ایمان بھی شامل ہے کہ ایمان قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے۔

اَلْیَوْمَ تُجزٰی کُلُّ نَفسٍ م بِمَا کَسَبَتْ ط لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ(المومن:۱۷)

آج ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے کی تھی آج کسی پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔

چوتھی دلیل : اللہ تعالیٰ نے ہر دور اور ہر قوم میں انبیاء کرام کی بعثت فرمائی ہے چنانچہ ارشاد گرامی ہے

رُسُلاً مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزاً حَکِیْماً (نسا، ۱۶۵)

" یہ سارے رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ ان کو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے اور اللہ بہر حال غالب رہنے والا اور حکیم و دانا ہے"

اگر بندوں کے اعمال اپنے ارادہ واختیار سے نہ ہوتے تو رسولوں کو بھیج کر ان کی حجت باطل نہ ٹھرائی جاتی۔

پانچویں دلیل :۔ ہر شخص بخوبی محسوس کرتا ہے کہ وہ بغیر کسی دباؤ یا مجبوری کے احساس کئے کام کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ کھڑا ہوتا ہے بیٹھتا ہے آمدورفت کرتا ہے سفر کرتا ہے اقامت اختیار کرتا ہے یہ سب اعمال محض اپنی مرضی سے کرتا ہے اور کسی طرح کا دباؤ یا اکراہ محسوس نہیں کرتا۔

بلکہ یہ شخص کسی کام کے کرتے وقت حقیقی طور پر یہ فرق کر لیتا ہے کہ وہ کام اپنی مرضی اور اختیار سے کر رہا ہے یا کسی دباؤ یا اکراہ کے نتیجے میں کر رہا ہے۔

بعینہ اسی طرح سے شریعت نے اِن دو طرح کے اعمال (اختیاری یا اکراہ) کے درمیان بڑی حکمت و مصلحت کے تحت فرق کیا ہے۔ چنانچہ حقوق اللہ سے متعلق جو اعمال اکراہ یا دباؤ میں کئے جائیں تو اس پر مواخذہ و گرفت نہیں ہوتی۔

اور کسی گنہگار کی اپنے گناہ کرنے پر یہ دلیل دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے مقدر میں یہی لکھ دیا تھا تو ہم اس کو بالکل غیر معتبر سمجھتے ہیں کیونکہ گنہگار کسی معصیت کا اقدام اپنے اختیار و ارادے سے کرتا ہے اور اسے اسکا علم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی تقدیر میں یہی لکھ دیا ہے۔ کیونکہ لکھی ہوئی تقدیر کا علم اعمال کے صدور کے بعد ہی ہوتا ہے۔

ارشادباری تعالیٰ ہے۔

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَاتَکْسِبُ غَدًا (لقمان، ۳۴)

"کسی نفس کو یہ پتہ نہیں کہ کل کیا کمائے گا"

توایسی چیز سے دلیل دینا کیسے صحیح ہو سکتا ہے جس کا علم خود دلیل دینے والے کو اسکے اقدام کے وقت نہیں ہوتا جسکو وہ بطور عذر کے اس کام کے اقدام پر جواز کے لئے پیش کر رہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دلیل کو ذیل کے ارشاد سے باطل فرمایا ہے۔

سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْ الَوْشَآءَ اللّٰہُ مَآ اَشْرَکْنَا وَلَا اٰبَآءُ نَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ کَذٰلِکَ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْ سَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَ کُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْہ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ (انعام ،۱۴۸)

" یہ مشرک لوگ ضرور کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھراتے ایسی ہی باتیں بنا بنا کر ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی حق کو جھٹلایا تھا یہاں تک کہ آخر کار ہمارے عذاب کا مزا انھوں نے چکھ لیا۔ اِن سے کہئے کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے جسے ہمارے سامنے پیش کر سکو تم تو محض گمان پر چل رہے ہو اور نری قیاس آرائیا ں کرتے ہو"

قضااور قدر کو حجت بنا کر معصیت کا ارتکاب کرنے والے سے ہم کہیں گے تم کیوں نہیں تقدیر پر اعتماد کر کے عبادت واطاعت کا راستہ اختیار کرتے یہ سمجھ کر کے اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں یہی لکھ دیا ہے کیونکہ تقدیر کا علم معصیت یا اطاعت دونوں میں اعمال کے صدور سے پہلے نہیں ہوا کرتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "تم میں سے ہر شخص کی جگہ جنت یا دوزخ میں خدا تعالیٰ نے لکھ دی ہے یہ سن کر صحابہؓ نے عرض کیا

حضور! پھر اپنے لکھے ہوئے پر کیوں نہ بھروسہ کرلیں اور عمل ترک کردیں فرمایا کئے جاؤ! کیونکہ جو شخص جس کام کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس کیلئے اس کام کو آسان بنادیا گیا ہے۔

اسی طرح ہم قضاو قدر کو دلیل بنا کر گناہ کرنے والے سے کہیں گے کہ اگر تم مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ رکھتے ہو اور تمہاری نظر میں دو راستے ہیں جسکی اطلاع کسی سچے اور حق گو شخص نے دی ہے ایک راستہ دشوار گزار اور خطرناک ہے اور دوسرا راستہ آسان اور پُرامن و محفوظ ہے تو ظاہر ہے کہ تم دوسرے راستے کو اختیار کروگے اور پہلے راستہ کو بالکل ترک کردوگے اور اسکے جواز میں تم یہ کہوگے کہ " یہی مقدر تھا" اور اگر پہلا راستہ اپنایا تو لوگ تم کو انتہائی احمق اور بے وقوف سمجھیں گے۔

اور اسی طرح ہم ایسے شخص سے یہ بھی سوال کریں گے کہ اگر تم کو دو ملازمتیں پیش کی جائیں ایک تو بڑی تنخواہ والی اور دوسری کم تنخواہ والی تو ظاہر ہے کہ تم بڑی تنخواہ والی کو حاصل کرنا زیادہ پسند کروگے نہ کہ کم مشاہرہ والی کو۔ تو آخرت کے اعمال کے سلسلے میں کیسے یہ بات زیب دیتی ہے کہ قضاو قدر کا سہارا لے کر کم قیمت والی چیزوں کو اختیار کرلیا جائے

اور آخر میں ہم اس سے ایک اور سوال کرتے ہیں کہ جب تم کو کوئی بیماری ہوتی ہے تو علاج و معالجہ کیلئے ہر طرح کے ڈاکٹر کے یہاں جاتے ہو اور آپریشن اور تلخ دوائیں استعمال کرنے کی مصیبتیں جھیلتے ہو تو اسطرح کی کاوش و کوشش اپنے بیمار دل کے علاج و معالجہ کے لئے کیوں نہیں کرتے۔

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف شر کی نسبت نہیں کی جاسکتی کیونکہ ان کی ذات پاک غیر معمولی رحمت و حکمت والی ہے۔ اسکے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے (یا اللہ) آپکی طرف شر کی نسبت نہیں کی جاسکتی ہے۔ اسے (صحیح مسلم نے روایت کی ہے)۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفس قضاو قدر میں کسی طرح کے شر کا پہلو قطعاً نہیں اس لئے کہ وہ خالص حکمت ورحمت پر مبنی ہے بلکہ شر کا پہلو اس چیز میں ہوتا ہے جسکی بابت قضا صادر ہوتی ہے جسکی دلیل دُعائے قنوت کا وہ جملہ ہے۔

جس کو آنحضرت ﷺ نے حضرت حسنؓ کو سکھایا تھا وہ یہ ہے کہ وَ قِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ

(ابو داؤد نے روایت کی ہے)(یعنی اے اللہ ہم کو اس بری چیز سے محفوظ رکھئے جس کا آپ نے فیصلہ فرمادیا ہے)

کیونکہ بعض فیصلوں میں شر کا پہلو خالص اور حقیقی شر نہیں کہا جائے گا اس لئے کہ وہ بعض اعتبار سے شر ہوتا ہے اور بعض اعتبار سے خیر یا ایک جگہ شر ہوتا ہے تو دوسری جگہ خیر۔ چنانچہ روئے زمین کی مصیبتیں قحط سالی ہو یا بیماریاں۔ غریبی ہو یا خوف و خطر۔ شر میں شمار کی جاتی ہیں لیکن یہی چیزیں بعض دوسرے مواقع پر خیر و برکت تصور کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (روم، ٤١)

" فساد پھیل پڑا ہیں خشکی و تری میں لوگوں کے کرتوت سے اس غرض سے کہ اللہ انکے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھائے تاکہ وہ لوگ باز آئیں"

اسی طرح چور کا ہاتھ کاٹنا اور زناکار کو سنگسار کرنا بظاہر ہاتھ کے کٹ جانے اور جان کے چلے جانے میں ایک طرح شر کا پہلو نظر آتا ہے۔ لیکن یہی چیز ان دونوں کے لئے دوسرے پہلو سے خیر اور بھلائی کا سبب ہے کیونکہ یہ ان کے لئے کفارہ ہے اور اس طرح آخرت کی سزا سے محفوظ ہو جائیں گے (بشرطیکہ دل سے توبہ کی ہو)۔

نیز اس سزا اور قصاص میں دوسرے انسانوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت بھی ہو جاتی ہے اور یہ خیر کا بہت بڑا پہلو ہے۔

"خلاصہ"

پس اہل سنت والجماعت کے نزدیک ایمان بالقدر ان چار باتوں پر مشتمل ہے بر خلاف اہلِ بدعت کے جنہوں نے ان میں بعض امور کا انکار کیا۔ ایمان باللہ کے سلسلہ میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ اس میں اس بات پر ایمان بھی شامل ہے کہ ایمان قول و عمل کے مجموعہ کا نام ہے جو اطاعت و فرمانبرداری سے بڑھتا اور گناہ و معصیت سے گھٹتا ہے اور یہ کہ کفر و شرک سے کم تر کسی گناہ کی وجہ سے کسی مسلمان کی تکفیر جائز نہیں ہے مثلاً زنا. چوری. سود خوری. شراب نوشی. نشہ بازی. والدین کی نافرمانی اور انکے علاوہ دوسرے کبیرہ گناہ جب تک وہ اسکو حلال نہ سمجھے۔

صحیح اسلامی عقیدہ کے منافی امور :

جو لوگ اس صحیح اسلامی عقیدہ سے منحرف ہیں اور اسکے بر عکس طریقے پر چلتے ہیں انکی بہت سی قسمیں ہیں اِن میں سے کچھ تو بتوں ، مورتیوں ، فرشتوں ، اولیاء اللہ . جنوں ، درختوں اور پتھروں وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں انھوں نے انبیاء و رسل کی دعوت کو سرے سے قبول ہی نہیں کیا بلکہ اسکی مخالفت کی اور اسکے متعلق معارضانہ و معاندانہ موقف اختیار کیا جیسا کہ قریش اور عرب کے دیگر گروہوں کا ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی دعوت حق کے ساتھ رویہ رہا وہ اپنی حاجت روائی کی دعا اپنے معبود انِ باطل سے کرتے تھے۔ بیماری سے شفاء بخشنے اور دشمنوں پر غلبہ پانے کی دعائیں بھی وہ ان سے کرتے تھے ان کے لئے قربانیاں اور نذرانے پیش کرتے تھے۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے اُن کو اس سے روکا اور عبادت کو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص کر دینے کا حکم دیا تو اُن کو یہ بات عجیب سی لگی اور انھوں نے کہا جیسا کہ انکی زبانی اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا۔

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَـٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَـٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (ص ، ۵)

" کیا اس نے سارے خداؤں کی جگہ ایک ہی خدا بنا ڈالا یہ تو بڑی عجیب بات ہے"

لیکن رسول اللہ ﷺ برابر اُن لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہے اور شرک سے اُن کو ڈراتے رہے اور اپنی دعوت کی حقیقت اُن کے سامنے بیان کرتے رہے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے اِن میں سے جن کو چاہا ہدایت بخشی پھر آخر کار وہ فوج در فوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ اور آپکے صحابہؓ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین اور حضراتِ تابعین کی مسلسل دعوت و تبلیغ اور جہاد کے بعد اللہ کا دین تمام ادیان پر غالب ہوگیا۔

پھر حالات نے پلٹا کھایا اور جہالت نے خلق خدا پر اپنا پنجہ گاڑا یہاں تک کہ اکثر لوگ پھر جہالت کی طرف لوٹ گئے انبیاء اور اولیاء کی تعظیم میں غلو کرنے لگے اور اُن سے دعائیں کرنے اور مدد طلب کرنے لگے اور اُن کے نام کی نیازیں دینے لگے اور اس جیسے دوسرے مُشرکانہ امور میں مبتلا ہوگئے اور انھوں نے لاإلہ الااللہ کے مطلب کو فراموش کردیا اور اسکو اسطرح نہیں سمجھا جس طرح کہ کفارِ عرب نے سمجھا۔ واللہ المستعان ۔

یہ شرک برابر لوگوں میں پھیلتا رہا اور آج تک یہ پھیل رہا ہے اسکا سبب جہالت کا غلبہ اور سنت نبوی سے دوری ہے آج کے مشرکین کو بھی وہی شبہ لاحق ہے جو پہلے کے مشرکین کو تھا وہ کہا کرتے تھے کہ یہ معبودانِ باطلہ تو اللہ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہیں۔

قرآن نے انکا قول نقل کیا ہے۔

هَو لاءِ شَفعاونا عِندَاللّٰه مَانَعْبُدُ هُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى

(یونس ،۱۸ زمر،۳)

" ہم توانکی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ تک ہماری رسائی کرادیں"

اللہ تعالیٰ نے ان کے اس شبہ کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کی (قول سے ۔ فعل سے ۔ یامال سے) خواہ وہ کوئی بھی ہو تو وہ مشرک اور کافر ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَآءِ شُفَعَآ ءُ نَاعِنْدَاللّٰهِ (یونس:۱۸)

" یہ لوگ اللہ کے سوا اُن کی پرستش کررہے ہیں جو نہ اِن کو نقصان پہنچاسکتے ہیں اور نہ ہی نفع اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں"

اسکارد کرتے ہوئے اللہ نے ارشاد فرمایا!

قُلْ اَتُنَبِّؤُنَ اللّٰهَ بِمَالَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَافِى الْاَرْضِ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (یونس،۱۸)

" اے (نبی) اِن سے کہو کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے نہ وہ آسمان میں جانتا ہے اور نہ زمین میں پاک ہے وہ اور بالاوبرتر ہے وہ اس کے شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں"

اس آیت میں اللہ نے واضح طور پر بتادیا ہے کہ اسکے علاوہ کسی اور کی جیسے انبیاء و اولیاء وغیرہ کی عبادت شرکِ اکبر ہے خواہ اسکاارتکاب کرنے والے اسکا کوئی اور نام رکھ دیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْ مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ مَانَعْبُدُ هُمْ اِلَّا لِيُقَرِّ بُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى (زمر،۳)

" رہے وہ لوگ جنھوں نے اسکے سوا کسی دوسرے کو سرپرست بنارکھا ہے اور اپنے فعل کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ ہم توانکی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرادیں"

اللہ تعالیٰ نے انکا رد کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْمَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ (زمر،۳)

"اللہ تعالیٰ یقیناً انکے درمیان اُن تمام باتوں کا فیصلہ فرمادے گا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکرِ حق ہو"

پس اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ غیر اللہ سے دعا اور خوف واُمید کے ذریعے اسکی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ سے کفر ہے نیز اللہ نے انکے اس کام کو جھٹلایا کہ اِنکے معبودانِ باطل اِن کو اللہ سے قریب کرنے والے ہیں۔

عصر حاضر میں مارکس ولینن اور دوسرے داعیانِ الحاد وکفر کے ملحد پیروکار جن افکار و آراء کو اختیار کئے ہوئے ہیں وہ بھی مستلزمِ کفر ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے لائے ہوئے صحیح عقیدہ سے متصادم ہیں خواہ وہ اُن کو اشتراکیت و سوشلسٹ، کمیونزم یا کسی اور نام سے یاد کرتے ہوں اسلئے کہ اِن ملحدوں کا بنیادی عقیدہ لا اِله والحياة مادة ہے یعنی کوئی معبود نہیں مگر مادہ ہی زندگی ہے نیز انکے بنیادی عقائد میں جنت و دوزخ کا اور تمام ادیان کا انکار شامل ہے جو بھی انکی کتابوں اور لٹریچر کا مطالعہ کرے گا اور انکی حقیقت کا سراغ لگانے کی کوشش کرے گا اسکو اس بات کا اچھی طرح یقین ہو جائے گا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ عقیدہ تمام آسمانی مذاہب کے منافی ہے اور اسکے ماننے والوں کو دنیا و آخرت کے اندر بد ترین عذاب سے دوچار کرنے والا ہے بعض اہلِ تصوف باطنیت کا انکے (مزعومہ) ادعیہ (یعنی بزرگانِ دین) کے متعلق یہ عقیدہ بھی سراسر خلاف حق ہے کہ وہ تدبیرِ کائنات اور دنیا کے انتظامات میں اللہ کا ہاتھ بٹاتے ہیں یا یہ کہ اللہ نے اُن کو اختیار دے رکھا ہے۔ وہ اپنے اُن معبودوں کو اوطاق. اغیاث اور اقطاب وغیرہ خود ساختہ ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں یہ بد ترین شرک ہے اور حق تو یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں کے شرک سے بھی انکا شرک بد تر ہے اسلئے کہ وہ صرف اللہ کی عبادت میں شرک کرتے تھے اور اسکی ربوبیت میں شرک نہیں کیا کرتے تھے پھر انکا شرک فراخی کے زمانے تک محدود تھا اور تنگی و پریشانی کے وقت وہ عبادت کو اللہ کے لئے خالص کر لیا کرتے تھے۔

جیسا کہ اُن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ (عنکبوت،٦٥)

" جب یہ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر کے اس سے دعا مانگتے ہیں پھر جو وہ انھیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو یکایک یہ شرک کرنے لگتے ہیں"

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا تعلق ہے تو وہ اسکا بھی اعتراف کرتے تھے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جیسا کہ انکے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (لقمان، ٢٥)

" اور اگر تم اُن سے پوچھو کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے تو یہ خود کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے"

اور فرمایا کہ

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (یونس،٣١)

"اِن سے پوچھو کہ کون تم کو آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے یہ سماعت و بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں کون جاندار میں سے بے جان کو اور بے جان میں سے جاندار کو پیدا کرتا ہے کون اس نظمِ عالم کی تدبیر کرتا ہے وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ۔ کہو پھر تم کیوں حقیقت کے خلاف چلنے سے پرہیز نہیں کرتے"

اس معنی کی آیات بہت کثرت سے وارد ہوئی ہیں آج کے مشرکوں نے پہلے کے مشرکوں کے مقابلہ میں دو طریقوں سے اضافہ کیا ایک تو بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں شرک کیا ہے دوسرے یہ کہ یہ لوگ تنگی و فراخی ہر دو حالت میں شرک کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہر وہ شخص یہ بات جانتا ہے جسکو اِن کے ساتھ رہنے اور انکے حالات کے بارے میں جانچ پڑتال کرنے کا موقع ملا ہو۔

اور مصر میں حسین اور بدری کی قبر اور اُردن میں عیدروس کی قبر. یمن میں ہادی کی قبر. شام میں ابنِ عربی کی قبر. اور عراق میں شیخ عبدالقادر جیلانی جیسے عظیم موحد بزرگوں کی قبروں اور انکے علاوہ دوسری مشہور قبروں پر جو کچھ کیا جاتا ہے اسکو دیکھا ہو کہ کس طرح عوام اُن کے بارے میں غلو کا شکار ہیں اور بزرگوں کی تعظیم میں حد سے تجاوز کر کے شرک فی العباد الصالحین میں مبتلا ہیں اور ان قبر والوں کو اللہ تعالیٰ کے بہت سے حقوق میں شریک اور سہیم بنالیا ہے۔

بہت کم لوگ ہیں جو عوام کو ان چیزوں سے روکتے ہیں اور انکے سامنے توحید کی حقیقت بتاتے ہیں وہ توحید جسکو لیکر رسول اللہ ﷺ اور آپ سے پہلے کے انبیاء مبعوث ہوئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِن کو سمجھ عطا فرمائے اور انکے درمیان داعیان حق کی تعداد میں اضافہ کرے اور مسلمانوں کے ارباب حل و عقد اور علماء کو اس شرک اور اسکے اسباب کے ازالہ اور اسکے خلاف جدوجہد کرنے کی توفیق عنایت فرمائے بیشک اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا اور نہایت قریب ہے۔

جہمیہ اور معتزلہ اور انکے ہم مسلک اس زمانے کے بدعتی (جو اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں) کے عقائد بھی اسماء و صفات کے متعلق صحیح عقیدے سے متصادم ہیں جو کہ اللہ کی صفات کا انکار کرتے ہیں اور تمام صفات کمال سے اللہ تعالیٰ کو عاری اور معطل سمجھتے ہیں جسکے نتیجہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات پاک کا معدوم اور جمادات اور ناممکنات کی قبیل سے ہونا لازم آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکے اس نظریہ سے بالا و برتر ہے۔

ہر مسلمان کو یہ بات جاننی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام بندوں پر یہ واجب قرار دیا گیا ہے کہ وہ دین اسلام کو اپنائیں اور مضبوطی سے اس پر قائم رہیں اور اسکی مخالف چیزوں سے ڈرتے رہیں اور اِن سے بچتے رہیں اسی بات کی دعوت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ جس نے آپ ﷺ کی پیروی کی وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اس سے منہ موڑا وہ گمراہ ہوا۔

بہت سی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ارتداد کی طرف کئے جانے والی چیزوں کا اور کفر و شرک کے دیگر فتنوں سے آگاہ فرمایا ہے علماء کرام نے مرتد کے احکام کے ضمن میں بتایا ہے کہ اسلام کی ضد اور منافی بہت سے ایسے امور ہیں جنکا ارتکاب کر کے ایک مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اسکے جان و مال کی حرمت ختم ہو جاتی ہے ان منافی اسلامی امور میں سے دس امور بہت خطرناک اور کثیر الوقوع ہیں۔

یہا ں میں اِن کو مختصراً معمولی توضیحات کے ساتھ بیان کرتا ہوں تاکہ خود بھی اِن سے بچتے رہو اور دوسروں کو بھی اس سے ڈراتے رہو۔ اللہ تعالیٰ انکے ارتکاب سے ہمیں اور پوری اُمت کو بچائے اور اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔

اول :۔ اسلام کی منافی چیزوں میں پہلی چیز اللہ کی عبادت میں شرک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآ ءُ

(نساء، ۱۱٦)

" اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا اسکے ماسوا دوسرے جسقدر گناہ ہیں وہ جسکے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے"

نیز اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (مائده : ۷۲)

" جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھرایااس پر اللہ تعالیٰ نے جنت
حرام کردی اور اسکا ٹھکانہ جنہم ہے ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں"

مُردوں سے دُعائیں مانگنا ان کی قبروں پر میلے لگانا انکی دُہائی دینا اُن کے لئے نذریں مانگنا اُن کے نام کی نیازیں دینا اور قربانی پیش کرنا شرک فی العباد الصالحین میں داخل ہے۔

دوم :۔ جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کچھ واسطے بنا لئے اور اُن سے دُعائیں مانگیں اور اُن سے شفاعت طلب کی اور اسی پر بھروسہ کیا تو وہ بالاجماع کافر ہو گیا۔

سوم :۔ جس نے مشرکوں کو کافر نہیں سمجھا یا انکے کافر ہونے میں شک کیا یا ان کے مذہب کو صحیح جانا وہ شخص کافر ہے شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ نے اپنی تفسیر "موضح القرآن" میں سورۃ بقرۃ کی آیت وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَٰتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ (بقرہ، ۲۲۱)
(ترجمہ :اور مت نکاح کرو شرک کرنے والیوں سے یہاں تلک کہ ایمان لے آویں) کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا تو اسکا نکاح ٹوٹ گیا اور شرک یہ ہے کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی (بزرگ کو یا نبی) کو سمجھے کہ اسکو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا بُرا کرنا اسکے اختیار میں ہے تو وہ مشرک ہے مثلاً کسی چیز کو (خواہ بتوں سے ہو یا مورتی ہو یا قبر وغیرہ) سجدہ کرے اور اس سے حاجت طلب کرے (یا حضرت علی یا کسی ولی کو حاجت روا یا مشکل کشا) سمجھ کر یا اسکو مختار جان کر تو ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر و مشرک ہے۔

ہم یہاں پر مزید حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا فتویٰ نقل کرتے ہیں جو غیر اُللہ کے نام پر ذبح کرنے والے جانور اور غیر اُللہ کے نام کی نیاز کے بارے میں ہے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ۔

یہ جو ہندوستان میں جاہلوں میں رواج ہے کہ منت مان کر سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدّو کا بکرا ذبح کرتے ہیں وہ گائے اور بکرا مُردار ہے اس واسطے کہ ذبح سے تعظیم غیر خدا اور تقرب مخلوق کا ارادہ کرتے ہیں اور یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لینے سے ذبیحہ حلال اور پاک ہو جاتا ہے گو نیت عوام کی خراب ہو سو یہ ان کی غلط فہمی ہے اس واسطہ کہ مذکور ہو چکا کہ درصورتِ تعظیم غیر اللہ ذبیحہ مُردار ہو جاتا ہے۔ اگرچہ خدا کا خالص نام لیا جائے۔

(غایۃ الاوطار اردو ترجمہ دُرِ مختار جلد ۴ صفحہ ۱۷۹. ذبیحہ کا بیان)

جس جانور کو نامزد کیا گیا اور شہرہ دیا گیا (یعنی وہ جانور مشہور ہو چکا ہے کہ یہ دنبہ یا بکرا فلاں ولی یا فلاں پیر یا بت یا دیوتا یا ماتا یا اور کسی کے نام کا بھی ہو) تقرب اور تعظیم کیلئے بنام غیر خدا وہ حرام ہے جیسا کہ عوام جاہلوں میں یہ دستور ہے کہ یہ بکرا شیخ سدؤ کا ہے یا یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ کھانا و شربت امام حسن و حسین کے نام کا ہے یا یہ پیران پیر کے نام کا ہے یا یہ جانور (کھانا وغیرہ) بزرگوں کی قبروں کے پاس یا کنارے دریا کے یا بطور بھوک کے ساتھ نام جنوں کے. پس کرنے والا ان کاموں کا مرتد کافر ہے اور یہ ذبیحہ مردار اور حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا ہو تو بھی حرام ہے اس واسطے کہ پہلے ہی سے یہ جانور غیر خدا کے نام پر مشہور ہو چکا تھا پھر وقت ذبح کرنے کے اب نام خدا کا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

حضرت شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ وہ جانور جو مشہور ہو گیا سوائے نام اللہ کے وہ خنزیر (سُور) سے بھی بُرا اور مُردار ہے

(مظاہر حق جلد ۳ صفحہ ۲۸۹ مرتد کا بیان نقل شریعت یا جہالت)

چہارم :۔ جس نے یہ سمجھا کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور کا طریقہ زندگی زیادہ مکمل اور جامع ہے یا یہ عقیدہ رکھا کہ نبی کریم ﷺ کے طریقہء حکمرانی سے بہتر اور کوئی طریقہ حکمرانی ہے تو وہ کافر ہے مثلاً وہ لوگ جو طاغوتی (یعنی خود ساختہ مخلوق کے بنائے ہوئے) نظام حکومت کو رسول اللہ ﷺ کے پیش کردہ طریقہ حکمرانی پر ترجیح دیتے ہیں

پنجم :۔ جس نے نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی کسی چیز کو ناپسند کیا خواہ اس پر وہ عمل ہی کیوں نہ کرتا ہو وہ شخص کافر ہو گیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْامَااَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ (محمد، ۹)

"کیونکہ انھوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے لہذا اللہ نے انکے اعمال ضائع کر دیئے"

ششم :۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے دین کی کسی چیز کا یا اسکی جزا و سزا کا مذاق اڑایا اس نے کفر کا ارتکاب کیا اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ° لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (التوبہ، ۶۵)

" (اے نبی) آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسولوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے اب عذر نہ بیان کرو تم لوگ تو ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو"

ہفتم :۔ جادو اپنی مختلف قسموں اور نوعیتوں کے ساتھ مثلاً صرف اور عطف وغیرہ۔ صرف اس عملِ سحر کو کہتے ہیں جسکے ذریعے انسان کو اسکی پسندیدہ چیز کے بارے میں متنفر کر دیا جاتا ہے۔ جیسے شوہر کے دل میں بیوی کی محبت کی جگہ بغض و نفرت پیدا کرنا اور عطف اس عملِ سحر کو کہتے ہیں جسکے ذریعے شیطانی طریقوں سے آدمی کو اسکی ناپسند چیز کی طرف مائل کر دیا جاتا ہے۔ پس جس نے جادو کیا یا اس سے رضامند ہوا وہ کفر کا مرتکب ہو گیا اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ

(بقرہ، ۱۰۲)

" وہ دونوں فرشتے جب بھی کسی کو سحر کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیتے تھے کہ دیکھ ہم محض ایک آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو"

ہشتم :۔ مسلمانوں کے خلاف مشرکوں سے تعاون کرنا اور اُن کو مدد بہم پہنچانا اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (مائدہ ۵۱)

" اور اگر تم میں سے کوئی اِن کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی انہی میں ہے یقینا اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے"

نہم :۔ جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ کچھ مخصوص افراد شریعت محمدیہ علی صاحبہا صلوۃ والسلام کی پابندی سے آزاد ہو سکتے ہیں تو وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بنیاد پر کہ

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آل عمران، ۸۵)

" اس فرمانبرداری یعنی اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے تو اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا"

دہم :۔ اللہ کے دین سے اعراض کرنا وہ اسطرح کہ آدمی نہ اس دین کو سیکھتا ہو اور نہ اس پر عمل کرتا ہو اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّامِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ (سجدہ ، ۲۲)

" اور اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جسے اسکے رب کی آیات کے ذریعے
سے نصیحت دی جاتی اور پھر وہ اُن سے منہ پھیر لے ایسے مجرموں
سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے"

یہ تمام امور اسلام کی ضد اور منافی ہیں اس میں کوئی فرق نہیں کہ کوئی شخص ان کا ارتکاب مذاقاً کرتا ہے یا سنجیدہ ہو کر سوائے اس شخص کے جو اضطرار کی حد تک اس پر مجبور کر دیا گیا ہو یہ سب امور انتہائی خطرناک ہیں پھر بھی بسا اوقات لوگ ان کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں لہذا ہر مسلمان کو اپنے حق میں ان چیزوں سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔

چوتھی قسم میں وہ شخص داخل ہے جس نے یہ سمجھا کہ انسان کے خود ساختہ نظام اور قوانین شریعت اسلامی سے بہتر ہیں یا یہ عقیدہ رکھا کہ اسلامی شریعت اس بیسویں صدی کے لئے موزوں نہیں ہے یا اسکو مسلمانوں کی پستی کا سبب سمجھتا ہو یا اسکو بندہ اور اللہ کے درمیان شخصی تعلق تک محدود تصور کرتا ہو بغیر اسکے کہ دنیا کے دوسرے معاملات میں اسکا کوئی عمل دخل ہو نیز اسی چوتھی قسم میں وہ بھی داخل ہے جس نے یہ سمجھا کہ چور کا ہاتھ کاٹنا اور شادی شدہ زناکار کو سنگسار کرنے کا الٰہی قانون عصر حاضر کے لئے مناسب نہیں ہے اور ہر وہ شخص اس میں داخل ہے جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ معاملات و تعزیرات میں اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور نظام یا قانون شریعت سے بہتر ہے اس لئے کے درحقیقت وہ شخص اس طریقہ سے اس عمل کو مباح اور جائز ٹھرالیتا ہے جسکی حرمت مسلماتِ دین میں سے ہے مثلاً زنا. شراب نوشی. سود خوری اور شریعت کے علاوہ کسی اور نظام کے ذریعے سے حکومت کرنا لہذا ایسے آدمی کے کافر ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

اور آخری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کو اللہ پاک نے کُل کائنات کی تمام مخلوقات کے لئے نبی بنا کر بھیجا ہے انسانوں ہی کے درمیان

میں سے اب اگر کوئی شخص آپ ﷺ کی بشریت کا منکر ہے تو ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر ہے یہاں ہم تفسیر روح المعانی سے شیخ ولی الدین عراقی کا فتویٰ نقل کرتے ہیں کہ :

وقد سُل الشيخ ولى الدين العراقى هل العلم جكونه ﷺ بشر اومن العرب شرط فى صحه الايمان اومن فروض الكفايته فا جاب بانه شرط فى صحه الايمان ثمه قال خلو قال شخص اومن بر سالة محمد ﷺ الى جميع الخلق لكن لا ادرى هل هو من البشر او هو من الملائكه اومن الجن فلا شك فى كفر لتكذيبه القران وجحد ه ما تلقته قرون الاسلام خلفا عن سلف و صاد معلو ماً بالضرورة عندالخا ص والعام ولااعلم فى ذلك خلافا فلوكان غبيا لايعرف ذلك وجب تعليمه ! يا ه فان حجده بعد ذلك حكمنا بكفر انتهٰى.(تفسير روح المعانى . الجز والرابع الورقته ۱۱۳)

ترجمہ :۔ حضرت شیخ ولی الدین عراقی رحمت اللہ علیہ سے پوچھا گیا ”کیا اس بات کو جاننا کہ محمد ﷺ بشر ہیں اور عربی ہیں ایمان کی صحت کیلئے شرط ہے یا یہ بات جاننا فرضِ کفایا ہے“ تو انھوں نے جواب دیا کہ حضرت محمد ﷺ کا بشر ہونے کو اور عربی ہونے کو جاننا ایمان کے صحیح ہونے کیلئے شرط ہے۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے یہ عقیدہ رکھا کہ میں حضرت محمد ﷺ کی تمام مخلوقات کی طرف رسالت پر تو ایمان لاتا ہوں لیکن یہ بات نہیں جانتا کہ وہ بشر تھے یا فرشتوں میں سے تھے یا جنات میں تھے تو ایسے شخص کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اسلئے کہ اس نے قرآن کا انکار کیا ہے (قرآن کے اندر نبی کریم ﷺ کے بشر ہونے کی صراحت موجود ہے)

(قُل اِنَّمآ اَنَاَ بِشرُ کُم مِثلُکُم میں تو تمہاری طرح کا بشر ہوں) اور ایسے شخص نے انکار کیا ہے ایسی بات کا جو کہ سلف سے خلف تک قرون اسلام کے اندر رائج ہے اور یہ بات ہر خاص و

عام کے نزدیک بالکل ظاہر معلوم ہے اور مجھے معلوم ہی نہیں کہ کسی نے اس بات کے اندر اختلاف بھی کیا ہو پس اگر وہ منکر شخص عجمی ہو تو اس کو سکھانا واجب ہے کہ حضرت محمد ﷺ بشر عربی ہیں اور اگر وہ اس بات کی تعلیم لینے سے انکار کرے تو ہم یہ حکم لگادیں گے کہ وہ کافر ہو گیا ہے۔

(تفسیر روح المعانی جلد ۳ پارہ ۴ صفحہ ۱۱۴)

ہم اللہ پاک سے پناہ چاہتے ہیں ایسی چیزوں سے جو اسکے غضب اور اسکے دردناک عذاب کا سبب بنے اور درود و سلام نازل ہو خیر الخلائق سید البشر اشرف الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ۔ یہ جلیل القدر عقائد جو کہ عظیم اصولوں پر مبنی ہیں اپنے معتقدین کیلئے بڑے منافع بخش اور فائدہ مند ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ج وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ(نحل ،۹۷)

" نیک عمل جو کوئی بھی کرے گا مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحبِ ایمان ہو تو ہم اُسے ضرور ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم انہیں ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ضرور اجر دیں گے"

اور آخر میں ہم اللہ پاک سے یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اس عقیدہ صحیح پر ثابت قدم رکھے اور اسکے فوائد و ثمرات سے مکمل طور پر نوازے اور اپنا فضل و کرم مزید بر مزید ہم پر کرتا رہے اور ہدایت یاب ہونے کے بعد ہمارے دلوں کو زنگ آلود نہ کرے اور ہمارے لئے اپنی رحمتوں کا دروازہ کھول دے اور آخرت میں نیکی کا ذریعہ بنائے بے شک وہ بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

وَالحَمدُ لله رَبِّ العلمين وصلى الله تعالىٰ على نبينا محمد وعل اله واصحابه و التابعين با احسا نٍ. احقر اسرار احمد شيخ ابن عبدالرحيم شيخ (مرحوم) يكم ذِى الحجة ١٤١٩ ه بروز جمعة المبارك
۲۰ مارچ ۱۹۹۹ء.

عبدالعزیز بن بازؒ کی رحلت

یہ کتابچہ میں جس وقت تحریر کر رہا تھا اس وقت حضرت حیات تھے ابھی کتاب چھپی بھی نہیں کہ حضرت دنیا سے رحلت فرما گئے۔ حضرت شیخ کی وفات پر جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے ماہنامہ بینات (ربیع الاول ۱۴۲۰ھ جولائی ۱۹۹۹ء) میں ایک تعزیتی مضمون شائع ہوا جو ہم اپنے پڑھنے والوں کی خدمت میں بعینہ نقل کرتے ہیں۔

" مملکتِ اسلامیہ سعودی عرب اور حجاز مقدس کے مفتی اعظم، اکابر علما کی مجلس شوریٰ، اور رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی کے صدر نشین، ادارۂ تحقیقات علمی کے سربراہ، مسلک حنبلی کے عظیم راہ نما، اکابر علماء احناف کے قدر دان اور حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ اور حضرت مولانا زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ کی خدمات کے معترف، سماحتہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ بروز خمیس ۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۳ مئی ۱۹۹۹ء بوقت صبح اپنے آبائی شہر "عودہ" طائف میں رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ بن بازؒ ایک بلند پایہ عالم ربانی، مسلک حنبلی کے ثقہ او پختہ کار مفتی اور جلیل القدر محدث تھے، آپ غیر معمولی حافظہ کے مالک تھے، کسی بھی مسئلہ سے متعلق بیان و گفتگو کے موقع پر دلائل و براہین کا انبار لگا دیتے تھے، باوجودیکہ آپ ضریر البصر تھے، مگر آپ کے استحضار علمی، قوت استدلال اور حفظ و اتقان کو دیکھ کر کوئی شخص یہ اندازہ نہیں کر سکتا کہ آپ بینائی سے معذور ہیں، دین اور دینی معاملات میں لایخاف لومۃ لائم کی سچی تصویر تھے۔ آپ کے اسی جذبہ حق گوئی کی بنا پر سعودی عرب کے عوام و خواص میں آپ کی محبت و عقیدت کی جڑیں مضبوط اور گہری تھیں لوگ آپ پر دیوانہ وار جان چھڑکتے۔ آپ کا فتویٰ عوام و خواص میں حرفِ آخر کا درجہ رکھتا تھا، اور آپ کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتا، ارباب اقتدار کو بھی آپ کے سامنے دم مارنے کی ہمت نہ تھی۔

آپ اگرچہ پکے اور متصلب حنبلی مسلک کے حامل تھے، مگر اکابر علماء احناف کی خدمات اوران کی تحقیقات کے نہایت ہی کھلے دل سے معترف تھے، چنانچہ حضرت مولانا خیر محمد مکی قدس سرہ سے ان کے بہت ہی اچھے تعلقات تھے۔ اسی طرح جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے بانی و مدیر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ قدس سرہ کی جلالت کے معترف تھے۔

جامعہ ام القری مکہ مکرمہ کے استاذ اور ہمارے دوست جناب مولانا ڈاکٹر عبدالقیوم سندھی زید لطفہ نے بتلایا کہ شیخ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی قدس سرہ کی تبلیغی جماعت سے بہت ہی اُنس و تعلق تھا، بلکہ ایک گونا آپ اس کی سرپرستی اور دفاع فرمایا کرتے تھے، اور جو لوگ اس جماعت کے خلاف بولتے ان کی فہمائش کرتے، چنانچہ انہوں نے بتایا کہ ایک بار کسی صاحب نے شیخ بن بازؒ کا تقرب حاصل کرنے اور تبلیغی جماعت کو مبہم کرنے کیلئے، تبلیغی جماعت کے خلاف کچھ لکھ کر شیخ بن بازؒ کے پاس بھیجا تو شیخ نے نہایت زوردار انداز میں اس کی تردید کی اور فرمایا:

" آپ حضرات کو اِن لوگوں کی قدر کرنی چاہئے کہ جو کام آپ حضرات حکومت سے بڑی مراعات اور تنخواہیں وصول فرما کر، نہیں کر سکتے یہ لوگ وہ کام محض جذبہ صدق و اخلاص سے اپنی جان و مال اور اپنا چین و سکون تج کر خالصتاً فی سبیل اللہ کر رہے ہیں، اس لئے ان کی مخالفت نہ کیا کرو"

الغرض شیخ بن بازؒ کی رحلت سے علمی دنیا خصوصاً سعودی عرب میں بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلا کو پُر فرمائے۔ آمین

مدیر جامعہ اور مدیر بینات کی جانب سے الگ الگ تعزیتی خطوط حضرت شیخ کے اہلِ خانہ اور حکومت سعودی عرب کے نام بھیجے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی کروٹ کروٹ مغفرت فرماکر ان کے ساتھ رضا و رضوان کا معاملہ فرمائے اور پسماندگان اور اسلامی حکومت سعودی عرب کو اس صدمہ کے برداشت کرنے اور ان کے متعین کردہ خطوط پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمدو آله اصحابه اجمعین

صحیح عقیدے کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ نہایت ضروری ہیں۔

(۱) تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان و نصیحۃ المسلمین

حضرت شاہ اسماعیل شہید دھلویؒ

توحید و سنت کے اثبات اور شرک و بدعات اور جاہلانہ رسم و رواج کے خلاف بے مثل و بے نظیر کتاب

(۲) اختلاف امت اور صراط مستقیم (کامل)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہم العالی

(۳) شریعت یا جہالت :

محمد پالن حقانی (گجراتی) صاحب

(۴) البلاغ المبین مترجم

مصنف : حضرت شاہ ولی اللہؒ

مترجم : حضرت مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھیلوی

شرک و بدعت کے رد میں بے نظیر اور قابل مطالعہ کتاب

(۵) فیوض یزدانی (حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ)

(۶) تبلیغ دین (امام غزالیؒ)

(۷) امام مہدی کے بارے میں کتاب عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں از حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی مدظلہ خلیفہ مجاز فقیہ الامت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

(۸) راہ سنت مصنف حضرت مولانا سرفراز خان صفدر (گجرانوالہ)

پیغام بنام گمراہانِ اسلام

لوگرفتار جہالت او پرستار شکم
یادرکھ! تونے اٹھارکھا ہے بدعت کا علم

راہ سنت پر نہیں پڑتا تراکوئی قدم
تونے قبروں کے منارکھے ہیں کچھ خاکی صنم

دیکھنا اس طائفہ کی فتنہ کوشی دیکھنا
زرکشی کے واسطے ایمان فروشی دیکھنا

حق سے اس کی مجرمانہ چشم پوشی دیکھنا
او پھر باطل کی خاطر گرم جوشی دیکھنا

الا ماں! قبروں کی پوجا پاٹ کرنے کامال
ملتِ بیضا کی موت وزندگی کا ہے سوال

جذبۂ توحید ہوتا جارہا ہے پائمال
تقویت پاتا ہے اس سے بت پرستی کا خیال

تیری دریوزہ گری سے پارسائی ہے بعید
کفر کی ظلمت سے نور مصطفائی ہے بعید

ایک کے در پر جو تجھ سے جبہ سائی ہے بعید
سن لے او کجروکہ منزل تک رسائی ہے بعید

دیکھ ملت پھر تجھے دیتی ہے یہ حق کا پیام!
چھوڑدے ہاتھوں سے اپنے شرک وبدعت کی لگام

دور سے کر جھوٹے پیروں اور فقیروں کو سلام
بن سکے تو بن رسول ﷺ اللہ کا ادنےٰ غلام

سنی ہو کر تو بدعتی مت بن — کیوں کہ بدعت ہے دین کی رہزن
چھوڑ بدعت محمدی ﷺ بن جا — شاد ہوں تجھ سے تا رسولِ ﷺ خدا

شرک وبدعت کی گرم بازاری

چل رہی ہیں شرک وبدعت کی ہوائیں چارسو
گھومتے پھرتے ہیں پیران ریائی کو بہ کو
عام ہے بدعات وبے دینی کی اب تو گفتگو
ملتِ اسلام کی خطرے میں ہے پھر آبرو

راز سے توحید کے آج اک جہاں بیگانہ ہے
اب حقیقت سے زیادہ عظمت افسانہ ہے
ایک سربہ خم قبروں پہ آتی ہے نظر
ہے دلوں پر ان کے پیرونکی کرامت کا اثر

کیاخبرہے انکو یہ بھی ہے شریعت سے مفر
جوموحد ہیں نظر رکھتے ہیں وہ اللہ پر
بجز خدا کے کوئی مالک نہیں قادر نہیں
غیب کا عالم نہیں اور حاضر وناظر نہیں

سر عقیدت سے مزاروں پر جھکانا بھی ہے شرک
منتوں کا ماننا چادرچڑھانا بھی ہے شرک
اور قبروں پر چراغوں کا جلانا بھی ہے شرک
المدد یا غوث کانعرہ لگانا بھی ہے شرک

حشر میں مشرک کی بخشش ہونہیں سکتی کبھی
شرک سے ہوتی ہے توحیدورسالت کی نفی
مسلم ومشرک کی راہیں جدا منزل جدا
اس کا ہے صرف اک خدااس کے ہزاروں ہیں خدا

دل سے قائل ہے یہ ارشاد رسول اللہ ﷺ کا
خواہشوں پر نفس کی قائم ہے اس کا سلسلہ
جوموحد ہے وہ ایسے کام کرسکتا نہیں
بھول کر ترکِ رہ اسلام کرسکتا نہیں